ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۴ | کلکتہ : چہارشنبہ ۹ اکٹوبر ۱۹۱۲ع | جلد ۱

— * —

شہداے ایران

ان الذین قالوا ربنا اللہ ، ثم استقاموا ، تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون - نحن اولیاءکم

فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرہ ، ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون (۳۲ - ۴۱)

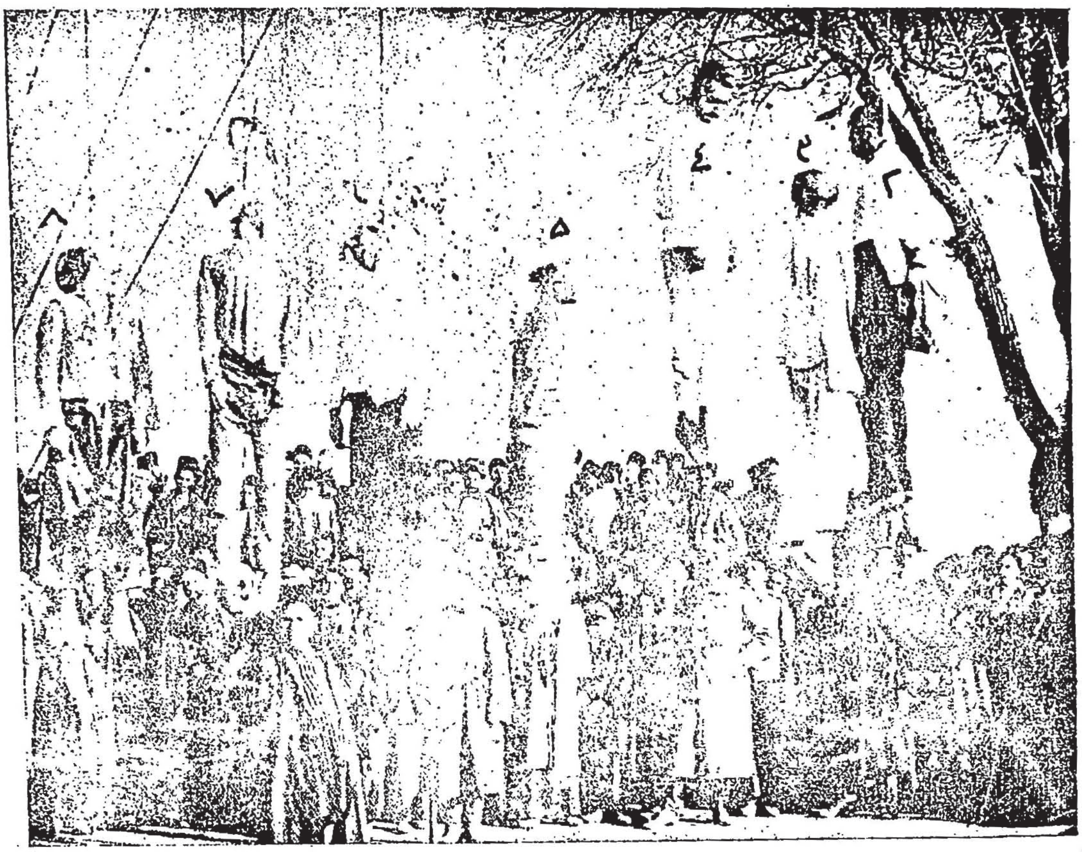

ان آٹھ مجاہدین اسلام کے مصلوب اجساد مطہرہ کی تصویر ، جنکو گذشتہ عاشورے کے دن [illegible] طور روسیوں نے ایران میں پھانسی دی ، اور
جنمیں حضرۃ ثقۃ الاسلام ، ضیاء الاسلام ، شیخ سلیم ، اور صادق خان (اعلی اللہ مقامہم) کے علاوہ چار اور انجمن
ایالتی آذربائجان کے مجاہدین کی لاشیں لٹک رہی ہیں -

ایک ایرانی مجاہد ، جسکو پھانسی پر چڑھا کر روسیوں نے
اسکے سر میں بندوق کی سنگین ٹھونسی ہے -

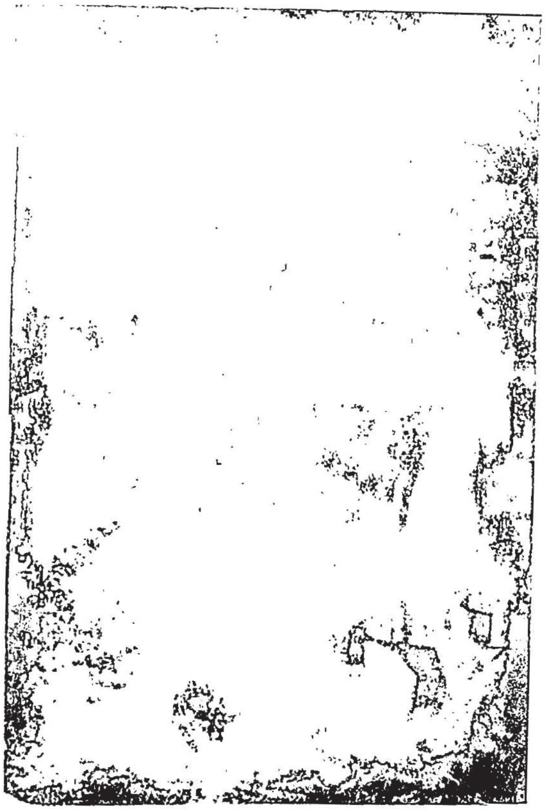

شہید راہ اسلام ایرانی ، المجاہد الغیور و البطل الکبیر یوسف خان
[illegible] اجساد [illegible] شجاع الدولہ [illegible] حکم سے گرفتار کی
[illegible] تعالی [illegible]

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

قیمت
سالانه ٨ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

نمبر ١٣ — کلکته : چهارشنبه ٩ اکتوبر ١٩١٢ ع — جلد ١

فهرس

شذرات ٢

مقالهٔ افتتاحیه
القسطاس المستقیم ٥
شئون عثمانیه ٨

مراسلات
مسئلهٔ تعلیم و العاق ١٢
لکھنؤ سے ایک دوسري گمنام چٹھي ١٣

نامورران غزوهٔ طرابلس
منصور پاشا مبعوث بنغازي ١٤

کارزار طرابلس
حضرة شیخ سنوسي کا ورود ١٥

جنگ ترکي و یورپ
بلغاریا اور ترکي کے جنگي قوی کا مقابله ١٦
یونان کی جنگی قوت
مانٹی نگرو

تصاویر

شہداے عجم (الگ صفحه)
منصور پاشا مبعوث بنغازي ١٤
عزیزیه میں مجلس „ یوم الذهب “
خلیل بک سابق صدر مجلس مبعوثین ١٦

ٹائیٹل پیج کا آخري صفحه ملاحظه فرمالیجیے

الہلال کي قیمت میں اینده سے کوئي رعایت نہیں ‘ صفحه (٢) مین اسکے وجوه درج هین -

---

الہلال کي توسیع اشاعت

— * —

الہلال کے لیے ابتدا سے بغیر کسي تحریک اور طلب کے جو احباب سعي فرما رهے هیں‘ دفتر انکا شکرگذار هے - ایسے حضرات تو بکثرت هیں ‘ جنھوں نے ایک ایک دو دو خریدار بہم پہنچاے ‘ مگر جن احباب نے خاص طور پر اس بارے میں سعي کي هے‘ انکے اسماے گرامي شکریے کے ساتھه درج ذیل هیں - الله تعالی کا سب سے بڑا فضل یه هے که وہ اپنے کسي بندے کو مخلص اور بغیر منت و طلب احسان کرنے والے احباب عطا فرماے -

دهلی سے ایک بزرگ جنھوں نے اپنا نام هم پر بھی ظاهر نہیں کیا هے -	١٢
جناب شیخ محمد اقبال صاحب - اقبال بیرسٹرایٹ لا (لاهور)	١٠
جناب مولانا سید عبدالحق صاحب بغدادي نائب پروفیسر عربی محمدن کالج علی گڈه	١٠
جناب مولوي شاه وکیل احمد صاحب	٦
جناب مولوي اشفاق النبی صاحب سب انسپکٹر پولیس شاه اباد (رامپور)	٦
جناب مولوي علی اکبر خاں صاحب ملیح اباد (لکھنو)	٥
جناب منشی محمد امین صاحب (بھوپال)	٥
جناب شیخ سلطان محمد صاحب رئیس (هوشیارپور)	٥
جناب مولوي محمد یاور حسین صاحب انصاري (نانڈیر سرکار نظام)	٧
جناب سید ریاض احمد صاحب ریاض خیرابادي	٥
جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس	٤
جناب مولوي محمد اسحاق صاحب سوداگر (مرزاپور)	٤
جناب صاحبزاده مصطفی خاں صاحب هوم سکریٹري ریاست رامپور	٤
جناب صاحبزاده عبدالصمد خاں صاحب - چیف سکریٹري ریاست رامپور	٤

(باقي اینده)

شذرات

الهلال کی قیمت میں مجبوراً آخری رعایت بهی موقوف کی جاتی هے -

الهلال کی اشاعت سے اصل مقصود قوم میں ایک خاص تحریک کی دعوت تهی اور یه بغیر عموم اشاعت ممکن نهیں - اسلیے ابتدا سے هماری کوشش رهی که جو قیمت رکهی گئی هے غیر مستطیع طلبا کیلیے اس سے بهی کم قیمت رکهی جاے' کیونکه اصلی مخاطب ان امور کے طلبا هی هیں - چنانچه ابتک تقریباً ۵ سو خریداروں کو باسم طلبا رعایتی قیمت پر اخبار بهیجا جاچکا هے - اسمیں دفتر کا جسقدر اشد شدید مالی نقصان هے' شاید هم ابهی کچهه عرصے تک اور کسی نه کسی طرح جهیل لیتے' مگر نهایت درد اور شرمندگی کے ساتهه کهنا پڑتا هے که لوگ دفتر کی اس مال و وقت کی قربانی سے بیجا فائده اٹهانے میں تامل نهیں کرتے' اور اس رعایت کے معنی یه سمجهتے هیں که هر شخص اپنے لڑکے یا چهوٹے بهائی یا بهتیجے کے نام اخبار جاری کرالے' کیونکه وه طالب علم هے' اور اسکے نام منگوانے سے الهلال کے مطالعه میں کوئی نقصان لازم نهیں آتا !

اسکا نتیجه یه هے که بڑی تعداد رعایت کی غیر مستحق اصحاب کی نذر هوگئی' اور غیر مستطیع طلبا کا کوئی امتیاز نهیں رها - اکثر احباب اب یهی راے دیتے هیں که آینده کیلیے اس طریقے کو بالکل بند کردیا جاے - پس آینده سے عام قیمت کے سوا کوئی رعایت نهیں هے - کوئی صاحب درخواست بهیجنے کی زحمت گوارا نه کریں -

---

جنرل بوتهه کا انتقال گذشته ماه کا ایک غیر معمولی واقعه تها - پچهلی ولایت کی ڈاکوں میں جو رسائل آئے هیں - وه اس واقعه کے تذکرے سے لبریز هیں - اکثر مصور رسالوں نے خاص خاص نمبر نکالے هیں' جنمیں جنرل بوتهه کی متعدد شاندار تصویریں دی هیں' اور انتقال کے بعد جس عظیم الشان احتفال کے ساتهه تجهیز و تکفین کی رسمیں ادا هوئیں' انکے مختلف مواقع و مناظر کے گروپ شائع کیے هیں - فطوبیٰ لرجل' یعیش و یموت فی قوم' یعرف اقدار الرجال -

۲۳ اگست کے (گریفک) میں مسٹر فلپ گبس کا جنرل بوتهه پر ایک دلچسپ مضمون نکلا هے' جسکے ساتهه اُس کی آخری ساعت نزع کی تصویر بهی دی هے' اور صفحه کو اس موثر سرخی سے شروع کیا هے که: SOLDIER, REST ; THE WARFARE O, ER

(سپاهی! آرام کرا کیونکه تیری جنگ اب ختم هوگئی) همارے دل پر اس عنواں سے ایک عجیب اثر پڑا' اور مشهور ترک شاعر (نامق کمال بے) یاد آگیا' جو کهتا هے که " زندگی ایک جنگ هے' اور اُسکی صلح موت کے سوا اور کبهی نهیں "

در حقیقت غور کیجیے تو زندگی هر ذی روح کے لیے ایک میدان کارزار هے - عالم وجود میں قدم رکهتے هی یه لڑائی شروع هوجاتی هے' اور انسان کے اندر' اور باهر یا (باصطلاح شیخ اکبر) عالم صغیر اور عالم کبیر' دونوں میں معرکهٔ جدال گرم هوجاتا هے - باهر جسمانی موانع حیات' اور مادی جد وجهد کی جنگ هوتی هے' لیکن اندر اس سے بهی شدید تر پیکار' جذبات و امیال کے متضاد عناصر میں شروع هوجاتا هے' جسکو حضرات صوفیاے کرام اپنی اصطلاح میں قلب و نفس کے باهمی قتال سے تعبیر کرتے هیں - پهر یا تو انسانی زندگی سرتا سر شکست و هزیمت بنکر رهجاتی هے' یا دونوں اقلیموں میں اسکی فتح و نصرت کا پرچم اقبال لهرانے لگتا هے' یهی معرکه هاے حیات هیں' جو انسانی زندگی کیلیے دنیا میں اصلی آزمایش اور ابتلا هیں' اور یهی وه آزمایش هے' جسکی وجهه سے انسان نے اُس امانت الهی کو' جسکے اٹهانے کی آسمانوں اور زمینوں کو بهی همت نهیں هوئی تهی' اپنے دوش محبت پر اٹهالیا تها : انه کان ظلوماً جهولا -

لیکن فی الحقیقت اصلی کارزار حیات انساں کے باهر نهیں' بلکه اُسکے اندر هی هے' جنهوں نے اپنے اندر کے میدان میں فتح پالی هے' انکو باهر کے معرکے میں کوئی خطره نهیں -

---

ایک اور خیال جو جنرل بوتهه کے حالات پڑهکر پیدا هوا' وه یه تها' که یهی چیزیں کسی زمانے میں هماری زندگی کی خصوصیات تهیں - ایک بوڑهے باغبان کو (ابو نواس) نے بصرے میں دیکها تها' جو جب کبهی کسی سبز پتے یا شگفته ورق گل کو دیکهتا' تو چیخ اٹهتا که " آه میرا اجڑا هوا باغ " یهی حال همارا هے - جب کبهی کسی قوم میں قومی زندگی کی شگفتگی دیکهتے هیں' تو اپنا خزاں رسیده باغ ملت یاد آجاتا هے -

جنرل بوتهه کی زندگی کا اصلی کار نامه یه هے که اپنے مذهب اور ملت کی زندگی کے پیچهے اس نے اپنی تمام زندگی صرف کردی' اور آج یورپ کے هر طبقے میں ایسے هزارها نفوس ملیں گے - هزاروں هیں جو طرح طرح کے علمی انکشافات و ایجادات کے پیچهے اپنی جانیں ضائع کر رهے هیں - ایک هوائی جهاز هی کو لیجیے' سینکڑوں انسان اسکے لیے اپنی قربانیاں کرچکے هیں' اور اب تک کوئی مهینه بلکه هفته حوادث سے خالی نهیں جاتا - قطب جنوبی و شمالی کی دریافت میں کتنے قافلے ابتک گئے' اور کتنے هی واپس نه آئے - اشاعت مذهب کی تاریخ پڑهیے تو اندرون عرب اور افریقه اور شمالی نائجریا میں جن پادریوں نے اپنی جانیں یکے بعد دیگرے کهوئی هیں' ان میں سے هر شخص ایثار و فدویت کی ایک مثال هے - (جیسوئٹ) فرقے کے راهبوں کو آج هندوستان کے هر شهر میں هم اپنی آنکهوں سے دیکهه رهے هیں - یهی تفانی و قربانی کا جذبه هے' جس نے آج یورپ کی قوموں کو تمام عالم میں سر بلند کردیا هے - لیکن یاد کیجیے تو کسی وقت یه متاع صرف همارے هی بازار میں بکنے آتی تهی' اور اسکا خریدار بهی همارے سوا دنیا میں کوئی اور نه تها -

---

" ابتغاء مرضات الله " مذهب کی خصوصیت یه هے که وه هر چیز کے لیے ایک الهی رشته قائم کردیتا هے -

آج اس جذبے کو یورپ علمی اور قومی و وطنی قربانی کهتا هے' مگر قران کریم نے اسطرح کی تمام چیزوں کیلیے ایک جامع اصطلاح " لقاء وجه رب " اور " ابتغاء مرضات الله " کی رکهدی هے' یعنے انسانی اور مادی اغراض سے بکلی قطع نظر کرکے' صرف ایک بالا تر اور وراء الورا هستی کیلیے اپنی قوتوں اور جذبات کو صرف کردینا :

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد (۲-۳-۱۱)	اور الله کے ایسے بندے بهی هیں' جو اسکی رضا جوئی کی راه میں اپنی جاں تک دیدیتے هیں' اور الله اپنے بندوں پر بڑی شفقت رکهتا هے -

خدا کا خیال تمام مادی اغراض سے بالا تر هے' اسلیے اسکی رضا جوئی کے تصور سے بڑهکر کوئی خیال جذبات انسانی کو بے غرضانه خدمت خلائق و عالم پر آماده کر نهیں سکتا - سلف صالحین میں جو لوگ ایک ٹوٹی هوئی تلوار لیکر جهاد کے لیے نکل کهڑے هوتے تهے' ایک ایک حدیث کے جمع کرنے کیلیے مشرق سے مغرب تک کا پیدل سفر کرتے تهے - بغیر کسی مزد و معاوضه کے اپنی بڑی بڑی عمریں کسی صحن مسجد کے کهمبے کے نیچے' یا کسی تنگ حجرے کی گرد آلود چٹائی پر بسر کردیتے تهے' وه فی الحقیقت یهی " ابتغاء مرضات الله " کا پیدا کیا هوا جوش تفانی و خود فروشی تها - فاعتبروا یا اولی الابصار ! !

قند مکرر

لکھنو سے دوسری گمنام مراسلة

— * —

یا قوم ! إن كان كبر عليكم مقامي وتذكيري بايات الله، فعلى الله توكلت، فاجمعوا امركم وشركاءكم، ثم لا يكن امركم عليكم غمة، ثم اقضوا الي ولا تنظرون - فان توليتم فما سالتكم من اجر، إن اجري الا على الله، وامرت ان اكون من المسلمين - (۱۰ : ۷۲)

اے لوگو !! اگر میرا رہنا اور اللہ کے کلام کا ذکر کرنا تم پر گراں گذرتا ہے، تو گذرے، میرا بھروسہ تو صرف اللہ ھي پر ہے - اگر ایسا ھي ہے تو تم اور تمھارے تمام شریک سازش کرکے میری مخالفت پر جمع ھوجاؤ، اور اپسمیں اسکا اعلان بھي کردو، پھر جو کچھہ تم کرسکتے ھو میرے ساتھہ کرچکو، اور اپنا سارا زور لگادو کہ مجھے مہلت نہ ملے، اور دیکھو کہ خدا کیا کرتا ہے ؟ اگر میرے ذکر سے تم اپني راہ نہ چھوڑو گے، تو میں نے کچھہ تم سے اپني خدمت کي مزدوري تو مانگي نہ تھي، میرا اجر صرف اللہ ھي پر ہے، اور اسي کي طرف سے مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ اسکے فرمان برداروں میں شامل رھوں -

---

کوئي ھفتہ گمنام چٹھیوں سے خالي نہیں جاتا، اور الہلال کي اشاعت کے بعد سے ھي نہیں، بلکہ اس سے پہلے بھي اس طرح کے خطوط میري ڈاک کا ایک ضروري جزو رہے ھیں - لیکن ساتھہ ھي ردّي کا ٹوکرا بھي ھمیشہ میرے قریب رھا کرتا ہے -

مگر اس ھفتے ایک رجسٹرڈ گمنام چٹھي لکھنو سے پہنچي ہے، جسکو بوجوہ شائع کرنا ضروري سمجھتا ھوں، کیونکہ اسمیں چند باتیں ایسي بھي ھیں، جنکا مطالعہ شاید قوم کیلیے بہت سي عبرتوں اور بصیرتوں کا ذریعہ ثابت ھو، اور وہ چونکہ موجودہ تعلیم و تربیت اور جدید تہذیب و شائسنگي کا ایک کامل ترین نمونہ ہے، اسلیے اسکي چاروں طرف جدول دیکر نمایاں صورت میں شائع کیا جاتا ہے، تاکہ عام مضامین میں ممتاز اور مخصوص جگہہ پاے -

اللہ تعالی کے نعائم خصوصیہ میں سے ایک بہت بڑا فضل اس عاجز پر یہ بھي ہے کہ وہ ھمیشہ میرے نفس خبیث کي تنبیہ و تادیب کے لیے کوئي نہ کوئي بہانہ پیدا کردیتا ہے - اس قسم کے خطوط کا نہایت شکر گذار ھوں کہ یہ مجھکو کبر و غرور کے استیلا سے محفوظ رکھتے ھیں، اور میري اصلیت و حقیقت مجھکو یاد دلا کر غفلت و سرکشي سے ھشیار کردیتے ھیں - فجزاھم اللہ عني خیر الجزا و نحمد اللہ سبحانہ علی احسانہ و لطفہ و کرمہ -

صاحب مراسلة سے صرف چند امور عرض کرنے ھیں :

(۱) آپنے مراسلة " او فرعون زماں " کے خطاب سے شروع کي ہے اور پھر اسکے بعد " تم سمجھتے ھو " ارقام فرمایا - لیکن " او " کے ساتھہ تو " تم " کي جگھہ " تو " زیادہ موزوں تھا - اس شترگربہ سے آیندہ احتراز فرمایيے -

(۲) آپ نے اپنے خط میں جابجا مختلف القاب و خطابات سے مجھے یاد کیا ہے - شاید آپ خوش ھونگے کہ اسطرح میري اور میرے اعمال کي سختت سے سخت سرزنش کردي - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھي آپکو میرے نفس خبیث کي اصلي حالت، اور میري پر فسق و معصیت زندگي کے اعمال سیاہ معلوم نہیں، اگر معلوم ھوتے تو شیطان اور نابکار کا لفظ بھي اسکے لیے کافي نہوتا - واللہ لو ان ذنوبي قسمت علی اھل الارض لوسعتھم، و استحقوا بھا الخسف و الھلاک: فسبحان من غلبت رحمتہ غضبہ (۱) - تاھم سچے دل سے علانیہ اعتراف کرتاھوں کہ میري ذات کي نسبت آپنے جو کچھہ لکھا ہے، بالکل سچ اور صحیح ہے - اور یہ اعتراف انکساراً نہیں بلکہ ایک گنہگار کا حقیقي اقرار ہے -

(۳) آپنے " اولاد ابلیس " بھي ایک جگہ لکھا ہے - البتہ یہ سچ نہیں ہے، کیونکہ میرا مرحوم باپ تو ایک متقي اور نیک اعمال انسان تھا - خدا تعالے نے دنیا اور دنیا والوں کي عظمت و جبروت کو اسکے قدموں پر گرایا، مگر اس نے کبھي اُن پر غلط انداز نظر بھي نہ ڈالي، اور ھمیشہ " ان عبادي لیس لک علیھم بسلطان " کے نہاں خانۂ محفوظ میں زندگي بسر کي - پھر میرے موجودہ جرائم میں اسکي کوئي شرکت بھي نہیں : ولا تزر وازرة وزر اخری - (۳۵ : ۱۵)

(۴) ایسا ھي اختلاف مجھکو جناب کي ایک اور لقب بخشي سے بھي ہے - سلسلۂ سخن میں کئي بار ارشاد ھوا ہے کہ " تم کتے ھو " ، لیکن معاف فرمایئے گا، یہ تو میرے لیے کوئي سرزنش نہ ھوئي - کیونکہ سونچتا ھوں " تو کتے " کو اپنے نفس کي سطح سے بدرجہا ارفع و اعلی پاتا ھوں - آہ ! آپکو کیا معلوم ! آج بڑي سے بڑي تڑپ اور بے چیني جو میرے اندر ہے، وہ یہي ہے کہ کاش اس وفا سرشت جانور کے اوصاف و خصائل کا ایک ادنا حصہ بھي میرے نفس کو ملجاتا ! کتا سوکھي روٹي کا ایک ٹکڑا کھا کر اپنے ظالم آقا کے ھاتھہ ھمیشہ کیلیے بک جاتا ہے، مگر ایک رحیم و کریم ولي نعمت ہے، جسکي بخشي ھوئي نعمت و رزق میرے جسم کے ایک ایک ریشے میں موجود ہے، مگر میں ھمیشہ اُسکے دروازے سے بھاگتا رھا، اور کبھي اُسکے آگے وفا داري کا سر نہ جھکایا - کاش آپکا فرمان میرے حق میں فال نیک ثابت ھو -

(۵) جناب نے مصلح یا باصطلاح حال " لیڈر " بننے کي سعي کو بھي میري طرف منسوب کیا ہے، مگر شاید آپکو میرے حالات کا علم نہیں - الحمد اللہ کہ میرے لیے آجکل کي لیڈري کوئي قابل آرزو شے نہیں ھوسکتي، خدا تعالے نے اپنے لطفِ ذرہ نواز سے مجھکو ھزاروں انسانوں کي جو پیشوائي پہلے سے دے رکھي ہے، دنیا جانتي ہے کہ اسکے اقتدار اور نفوذ کے آگے اسٹیجوں اور کانفرنسوں کي زریں پتلیاں کچھہ حقیقت نہیں رکھتیں - ممکن ہے کہ اجکل کے لیڈروں کے ساتھہ کچھہ لوگ اپني نوکریوں کي سفارشوں یا بعض اور اغراض ذاتي کي وجہ سے جمع ھو جائیں، مگر یہ وہ ریاست روحاني ہے، جو بغیر کسي غرض دنیاوي کے ھزاروں نفوس انساني کے دلوں پر حکومت رکھتي ہے، اور انکے جان و مال تک کا فیصلہ کر سکتي ہے - پھر اُس لیڈري کیلیے ابتدا میں کسي بڑے کالج کو تیس چالیس لاکھہ روپیہ چندہ دینا، قیمي لباس و مکان مہیا کرنا، فسٹ کلاس میں سفر کرنا، اور کسي ھوٹل کي قیمتي منزل میں مقیم ھونا ضروري ہے - مگر اس لیڈري کیلیے تو ایک پھٹي ھوئي چٹائي اور پرانا کمل بھي بہت ہے - لیکن جب میرے واقف حال جانتے ھیں کہ ایسي بني بنائي اور صاحب نفوذِ حقیقي

---

(۱) میرے گناھوں کا تو یہ حال ہے کہ قسم خدا کي، اگر میرا گناہ تمام زمین والوں کو بانٹ دیا جاے، تو وہ اتنا ہے کہ ھر شخص کے حصے میں کچھہ نہ کچھہ آجاے گا - لیکن سبحان اللہ اس رحیم و ستار کي ذات، جسکا غضب اسکي رحمت سے مغلوب ہے -

لیڈري سے بھي دست بردار هوگیا هوں' اور اگراسکو باقي رکھا بھي هے تو صرف اِسي حد تک ' که ایک جماعت کثیره کے بقدر امکان اصلاح و هدایت کا ذریعه هو' تو ظاهر هے که اجکل کي نمایشي اور تارِ عنکبوت کي طرح هوا کے ایک طمانچے سے فنا هو جانے والي لیڈري کا کیا خواهشمند هو سکتا هوں ؟ الحمد لله که اپ لوگ جس چیز کو اپنے سامنے دیکھتے هیں ' مدت هوئي اسے اپنے پیچھے چھوڑ آیا هوں - البته اجکل کے زمانے میں جبکه قومي خدمت کا هر قدم هزاروں خود غرضیوں اور نفع جوئیوں کي غلاظت سے آلوده هورها هے ' یه سمجھه میں آنا بہت مشکل هے که بغیر کسي غرض ذاتي کے بھي کوئي آواز بلند کي جاسکتي -

میرا یه عقیده هے که جو شخص ملک میں اصلاح اور ارشاد کي کوئي آواز بلند کرے ' اسکا اولین فرض یه هے که پیشوائي و رهنمائي سے بکلي دست برداري کا اعلان کردے ' اور اگر اُس نے ایسا نه کیا تو سب سے پہلے وه خود اس نکته چیني کا مستحق هے ' جو وه اوروں پر کرتا هے -

(٦) جناب نے میرے غرور و تکبر کے اسباب کي نسبت بھي بحث کي هے ' لیکن آپکو معلوم نہیں که میں نے اُن گودوں میں پرورش پائي هے ' جنکا فخر زخرف حیات دنیوي پر نہیں ' بلکه فقر و مسکیني پر رها هے - پس اول تو دولت حاصل هي نہیں جس کا نشه هو ' اور پھر الحمد الله که اگر ملے بھي تو اس سے استغنا تو اپنا خانداني ورثه هے - " لیڈروں کے خانسامون " کو اگر مجھسے زیاده مال و جاه حاصل هے ' تو مجھے کیوں سنایا جاتا هے ؟ میں ابھي گودوں میں پرورش پا رها تھا ' جب اس دعا کي اواز پانچ وقت میرے کانوں میں آتي تھي :

اللهم احیني مسکیناً ' و امتني مسکیناً ' واحشرني في زمرة المساکین (۱) - فنسال الله سبحانه ان یجعلني من الذین لا یطلب السلطان منهم في الدنیا الخراج ' و لا الجبار في الاخرة الحساب ' و لنعم ما قیل في هذ الباب :

هنیأ لا رباب النعیم نعیمها * و للعاشق المسکین ما یتجرع

(۷) تعجب هے که آپ پانوں میں بیڑیاں ڈلوادینے کي مجھے دھمکي دیتے هیں ؟ جس دن دنیوي نام و ناموس کي بیڑي پانؤں سے اُتري هے ' اسي دن سے دوسري بیڑي کي جگهه خالي هوگئي هے اور پانؤں اسکے لیئے بیقرارانه منتظر هے - جس شخص نے الهلال کو جاري کیا هے ' شاید وه زنجیر و سلاسل کي نسبت پہلے هي دن کوئي فیصله ضرور اپنے دل میں کرچکا هوگا - و لمثل هذا ' فلیعمل العاملون - (۲)

(۷) آپنے " مذهبي پیشوائي " کي مجھے دعوت دي هے که ملکر کام کروں تو آپ میري پیشوائي کا اعلان فرمادیں گے (ودوا لوتدهن فیدهنون (۳)) اس دعوت کیلیے ممنون هوں ' مگر براه کرم تھوڑا سا توقف کیجیے - خدا کے ساتھه ملکر کام کرلینے کا اراده کرلیا هے ' اُسکو چند دنوں آزمالوں - اگر یہاں ناکامي هوئي تو پھر آپ کے ساتھه شامل هوجاؤنگا - میرے کانوں میں تو ابھي یه آواز آرهي هے : - ولا یحزنک قولهم ' ان العزة لله جمیعا و هوالسمیع العلیم

(۸) آخر میں آپنے لکھنو آنے کي دعوت دي هے - میں تو خود عنقریب لکھنو جانے کا اراده کررها تھا - انشاء الله اسٹیشن پر اُترتے هي آپکو تلاش کرونگا - برسوں سے خود کلکته میں بھي بارها بعض مقامي احباب نے اسطرح کے ارادوں کي اطلاع دي ' مگر مجھے افسوس هے که اپنے قول و عمل کو یکساں نه کرسکے - الله تعالی آپکو توفیق دے که علم و شرافت کے اس اِرادے کي بروقت تعمیل کرسکیں

(۹) آپنے اور جو خیالات مذهب و قرآن ' علماے اسلام نیز بعض اور صاحبوں کي نسبت ظاهر کیے هیں ' انکے جواب کي کوئي ضرورت نہیں دیکھتا : فسیعلمون من هو شرمکانا واضعف جندا (۱) و تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علواً في الارض ولا فسادا ' والعاقبة للمتقین - (۲)

---

(۱) خدایا مجکو فقر و مسکیني کي حالت میں زنده رکھه ' اور مسکیني هي کي حالت میں دنیا سے اُٹھا ' اور قیامت کے دن مسکینوں هي کے زمرے میں میرا حشر کر!
[یه دعا ادعیهٔ نبویه میں سے هے - اور اسے ترمذي اور ابن ماجه نے حضرت انس سے روایت کیا هے]

(۲) ایسي هي چیزیں اور حالتیں هیں ' جنکے لیے سچے کام کرنے والے کام کرتے هیں

(۳) اے پیغمبر! مخالف چاهتے هیں که تو اُنکے ساتھه خلاف حق نرمي کریں تاکه وه بھي تیرے ساتھه نرمي کریں

(۱) عنقریب انکو معلوم هوجاےگا که کس کا وجود اپني جگه پر شرو فساد هے اور کس کي فوج ضعیف تر هے ؟

(۲) اور یه دار آخري انکے لیے هے جو دنیا میں بڑائي نہیں چاهتے اور نه فساد پھیلاتے هیں ' اور انجام کار الله سے ڈرنے والوں هي کیلیے هے -

---

الهلال کے اصلي مخاطب

علي گڈه سے همارے ایک عزیز دوست کو جو طالب العلم هیں ' اور اسي کي شرح پر الهلال کي قیمت ادا کي هے - کسي هفتے کا پرچه نہیں پہنچا - اسپر وه لکھتے هیں : " رعایتي قیمت پر الهلال میں نے لیا هے ' یہي سبب هے که میري فریادوں پر توجه نہیں کي جاتي حالانکه آپکو کیا معلوم که الهلال کا انتظار میرے لیے کیسا کچھه تکلیف ده هے ؟ سچ هے ' هم نادار طالب علمونکو کون پوچھتا هے ؟ - "

میرے عزیز اور قابل صد احترام بھائي ! تم نے دفتر کي بد نظمي یا ڈاک کي بد انتظامي کو بھولکر اسقدر دور کا بیجا سوء ظن کیوں قائم کر لیا ؟ تم تو الهلال کے اصلي مالک اور اس خادم کے اصلي مخدوم هو - یقین کرو که میرے دل میں جسقدر تمهاري عزت اور احترام هے ' ملک کے کسي طبقے کا نہیں ' کیونکه زمانے نے تمهیں کو قوم کي قسمت کا مالک بنایا هے ' اور اب جو کچھه کروگے تمهیں کروگے - تم هي الهلال کے مخاطب اور تم هي اسکي امیدوں کے مرکز هو - علي الخصوص تم ' جو موجوده زمانے کے سب سے بڑے مسلمانوں کے قائم کیے هوے کالج میں تعلیم پا رهے هو ' سب سے زیاده حق رکھتے هو که توقعات اور امیدوں کا تمهارے گرد هجوم هو - علي گڈه کالج گو آجتک مسلمانوں کے اولو العزمانه اقدامات کے سینے پر ایک طلائي چٹان رها هے ' مگر میرا دلي یقین هے که ایک دن وهیں سے اُن نوجوانوں کي فوجیں طیار هو کر نکلیں گي ' جو اُسر و استعباد کي ڈھالي هوئي زنجیروں اور طوقوں کو اُسي کي بھٹي میں گلا کر ' انسے استبداد شکن آلات طیار کرینگي - اور یه اِبتک کب کا هوچکا هوتا ' مگر افسوس که جن لوگوں کے هاتھه میں تمهاري تعلیم و تربیت کي باگ تھي ' انهوں نے تمهاري قوتوں کو همیشه ابھرنے سے روکا - البته مقدم امر یه هے که تمهارے چاروں طرف جو الحاد کي هوا پھیلي هوئي هے ' اُس سے تم کو نجات ملے ' اور تمهارے اندر مذهب کي ایک حقیقي تبدیلي پیدا هوجاے و ما ذلک علي الله بعزیز -

بغیر کسي شخص سے مالي مدد لیے هوے ابتک سیکڑوں طلبا کے نام نصف قیمت پر الهلال جاري هو چکا هے ' اور یه وه قیمت هے جسمیں سال بھر کي صرف تصویروںکي بھي اجرت نہیں نکل سکتي - اس سے جو مقصود هے ' وه ظاهر هے اور محتاج بیان نہیں -

الهلال

۹ اکتوبر ۱۹۱۲

— * —

القسطـاس المستقيم

— * —

هل ننبئكم با لاخسرين اعمالا ؟ ؟ (۱)

الذين ضل سعيهم في الحيواة الدنيا ، و هم يحسبون انهم يحسنون صنعا -

(۱)

مسلمانوں کي آيندہ شاهراہ مقصود کيا هوني چاهيے ؟

—*—

مرادر خضر عنـاں گير بايد از چپ و راست
که کج روي نه کـنم ورنه عزم راہ خطاست

اللهم ارنا الحق حقا - و ارزقنا اتباعه - و ارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتنابه -

هم نے گذشته دو نمبروں میں مسلمانوں کے موجودہ تغير خيالات کو " صبح اميد " کے لفظ سے تعبير کيا هے اور چونکه هر اصلاح کي بنيادِ اولين تغير خيالات و جنبش افکار هے ' اسليے اس تعبير ميں کوئي مبـالغه و اغراق نه تها ' ليکن آج جن امور پر هم توجه دلانا چاهتے هيں ' يه وہ امور هيں ' جن سے اگر بے پروائي کي گئي ' تو ياد رکهنا چاهيئے که يهي تغير صبح اميد نهيں ' بلکه گمراهيوں اور باطل پرستيوں کي ايک سخت خطرناک شب يلدا هوجاے گا -

جمود اور حركت

حقيقت يه هے که خيالات کي جنبش اور حرکت في نفسه کوئي مفيد شے نهيں هے جب تک که وہ کسي آيندہ صحيح انجماد افکار سے متصل نهو جاے - اگر ايسا نهوا ' تو حرکت محض بعض حالتوں ميں بيکار و لاحاصل ' اور اکثر حالتوں ميں جمود سے زيادہ مهلک اور خطرناک ثابت هوتي هے -

بالفاظِ سادہ تر- اسکو يوں سمجهيئے که ايک شخص مدتوں سے ايک جگهه بيٹها هے - با لکل بيٹهـا رهنا زندگي کيليے نهايت مضر اور اعضا و جوارح کو معطل کردينے والا هے ' اسليے آپ چاهتے هيں که وہ حرکت کرے ' يه نهايت عمدہ خيال هے ' ليکن يه حرکت

يه ايک ٹکڑہ هے سورہ کهف کے آخري رکوع کي ايک آيت کا جسکا ترجمه يه هے - تم کو بتلاؤں که سب سے زيادہ گهاٹے ٹوٹے ميں رهنے والے اعمال کن لوگوں کے هيں - انکے - جن کي تمام کوششيں صرف دنيوي زندگي کے پيچهے بهٹک گئيں - اور اسپر طرہ يه که وہ سمجهے که هم کوئي عمدہ کام کررهے هيں - (في الحقيقت مسلمانوں کے موجودہ ليڈروں کي رهنمائي کي پوري تاريخ اس آيت ميں مضمر هے -)

اُسي وقت مفيد هوگي جب آپ اُسے چلاکر کسي عمـدہ باغ کي روش پر لاکهڑا کرديں گے - ليکن اگر آپنے اسميں حرکت پيدا کرکے سامنے کے گڑهوں سے اُسے نه بچايا ' اور وہ غريب اسميں گرگيا ' تو اس حرکت سے تو اسکا بيٹها رهنا هي بهتر تها -

مسلمانوں کيليے خطرات حيات اب شروع هونگے

ليڈروں کا طبقه اپنے گذشته عهد کو خواہ جد و جهد کي ايک شاندار تاريخ سمجهے ' مگر همارے نزديک مسلمانوں کي حرکت کي تاريخ اگر شروع هوگي تو ابسے شروع هوگي - وہ في الحقيقت ابتک سورهے تهے ' زندگي کي ان ميں کوئي حرکت نه تهي' اور نيند نے ان پر موت کا جمود طاري کرديا تها (و هو الذي يتوفا کم با لليل) - ايک سوے هوے انسان کيليے اسکي کوئي بحث نهيں هوتي که دوڑنا بهتر هے يا آهسته چلنا ؟ تکيه لگا کر بيٹهنا بهتر هے يا دوزانو هوکر بيٹهنا ؟ کيونکه يه حالتيں اُسے پيش هي نهيں آتيں - ليکن اب وہ جاگے هيں ' انکو بيٹهنا بهي پڑے گا ' اٹهنا بهي پڑے گا ' اور کبهي آهسته خرامي اور کبهي تيز قدمي سے چلنا بهي پڑے گا - پس اب اُنکي حالت پيشتر کي سي بے خطر نهوگي ' کيونکه امن موت ميں ' مگر خطرہ صرف زندگي هي ميں هوتا هے - جب تک غافل پڑے هوے اينٹهه رهے تهے تو نه انکو فرش گل پر چلنا تها ' اور نه جنگل کے خارزار پر ' ليکن اب دونوں طرح کي زمينوں پر انکے قدم پڑسکتے هيں - اسليے في الحقيقت سونچنے ' غور کرنے اور حزم و احتياط کا وقت اب آيا هے - بهت ممکن هے که بيٹهنے کي جگهه اٹهه کهڑے هوں ' کچهه بعيد نهيں که آهسته چلنے کي جگهه بے اختيار دوڑنے لگيں - ٹهوکريں بهي کها سکتے هيں ' اور در و ديوار سے ٹکرا بهي سکتے هيں ' کيونکه اب وہ سوے هوے نهيں هيں بلکه زندہ اور متحرک هيں - خطرات سے مقابله زندگي اور حرکت ميں هوتا هے - جمود اور سکوں ميں نهيں هوتا -

پس پہلے نهيں ' تو اب ضرورت هے که ايک ايسي حقيقي رهنمائي کے هاتهه ميں انکا هاتهه هو ' جو انهيں معطل بيٹهے نه دے - چلاتا رهے ' ليکن ساتهه هي نگران بهي رهے که کهيں راہ کے اِدهر اُدهر گڑهوں اور غاروں ميں پهسل نه پڑيں -

مرا دو خضر عناں گير بايد از چپ و راست
که کج روي نکنم ' ورنه عزم راہ خطاست

بارها گفته ام و بار دگر مي گويم

که مسلمانوں کيليے تمام عالم ميں طرف ايک هي هاتهه هے جو رهنما هوسکتا هے ' اور ايک هي چشم نگران هے ' جو لغزشوں سے بچاسکتي هے - يه وهي هے جو کبهي (کوہ سينا) پر تجلي حق بنکر چمکي ' کبهي (فاران) پر ابر رحمت بنکر نمودار هوي - کبهي (غار ثور) ميں لا تحزن ان الله معنا (۱) کي صدا ميں تهي ' کبهي (بدر) کے کنارے ان ينصرکم الله فلا غالب لکم (۲) کے پيغام ميں تهي ' کبهي

(۱) غار ثور ميں جب کفار کي جستجو سے حضرت صديق رضي الله عنه پريشان خاطر هوے - تو آنحضرت نے وحي رباني سے فرمايا که خوف مت کرو - الله همارے ساتهه هے - (۲) اگر خدا تم کو نصرت دے تو کوئي تم کو مغلوب نهيں کرسکتا -

(احد) کے دامن میں وكان حقاً علينا نصرالمومنين (۱) کي بشارت تھي - اور آج بھي ايک لٹے ھوے کار روان ' ايک برباد شدہ قافلے ' اور ايک برھم شدہ انجمن کے ليئے اميد کا آخري سہارا اور زندگي کي آخري روشني ھے :—

امن يجيب المضطر اذا دعاه و يكشف السوء و يجعلكم خلفاء الارض - ء اله مع الله قليلاً ما تذكرون - امن يهديكم في ظلمات البحر والبر و من يرسل الرياح بشراً بين يدي رحمته - ء اله مع الله - تعالى الله عمايشركون (۲۷ - ۶۵)

کون ھے کہ جب ايک مضطر اور بيقرار روح اُس کو پکارتي ھے تو اسکي فريادونکو سنتا ھے اور اسکي مصيبت کو دور کرتا ھے ؟ اور کون ھے کہ اُس نے تم کو زمين پر اپنا نائب بنايا اور اُس کي وراثت بخشي ' کيا خدا کے سوا کوئي اور ھے ؟ پھر بتلاو ' کون ھے جو خشکي اور تري کي تاريکيوں ميں ھدايت کرتا ھے اور باران رحمت سے پہلے ھوارنکو بشارت کے ليے بھيجديتا ھے - کيا خدا کے سوا کوئي دوسرا ھے ؟

دنيا ميں جب کبھي کسي بني آدم نے اصلاح حيات کي کوئي منزل طے کي ھے ' تو صرف اسي ھاتھہ کي رھنمائي سے ' اور جو اسکي رھنمائي مين آ گيا ' پھر اسکے ليے گمراھي نہين -

فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام (۶ - ۳۷) افمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه - فويل للقاسية قلوبهم من ذكر الله (۳۹ - ۳۲)

خدا جب کسي شخص کو راہ راست پر چلانا چاھتا ھے تو اسکا دل اسلام کے ليئے کھولديتا ھے - اور جس کا دل کھولديا گيا ' تو پھر وہ اپنے پروردگار کي روشن کي ھوي مشعل ھدايت اپنے سامنے پاتا ھے - مگر افسوس ان لوگوں پر ' جنکے دل ذکر الہي سے غافل ھو کر سخت ھو گئے ھيں -

اولين اور بنيادي مسئلہ

سب سے پہلے اس امر پر غور کرنا چاھيئے کہ اس تغير خيالات کا منشا کيا ھے ' اور رخ کسطرف ھونا چاھيئے ؟ ھمکو نہايت رنج اور قلق کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ اس لحاظ سے موجودہ تغيرات خيال کا منظر زيادہ اطمينان بخش نہيں ھے - ھم صاف صاف اور باواز بلند کہديتے ھيں کہ اگر مسلمان اپني قديمي پاليسي کو صرف اسليے چھوڑتے ھيں کہ تنسيخ بنگال ' اور مسئلہ يونيورسٹي کي وجہ سے وہ گورنمنٹ سے روٹھہ گئے ھيں ' يا يہ تغير صرف اسليے پيدا ھوا ھے کہ ازاد خيال ھندؤں کي ديکھا ديکھي اب مسلمان بھي پاليٹکس ! پاليٹکس ! ! پکارنے کيليے مضطرب ھيں ' تو وہ ياد رکھيں کہ اس نئے تغير اور انقلاب ميں انکے ليے کوئي برکت نہيں ھے - بہتر ھے کہ ابتک جہاں پڑے سسک رھے تھے ' وھيں بقيہ ايام ذلت وخواري اور کاٹ ليں - تاريکي ھي ميں رھنا ھے ' تو پھر اس سے کيا بحث کہ وہ کوئي گڑھا ھے ' ياعمدہ بنايا ھوا تہہ خانہ ؟ اجتک انکي تمام ناکاميوں کي علت حقيقي يہ رھي ھے کہ انھوں نے اپنے اعمال زندگي کي کسي شاخ کو " سلطان قران " کے ماتحت نہيں رکھا ' اور جب کبھي کوئي تحريک شروع کي ' يا اپنے ليے کسي پاليسي کا پروگرام مرتب کيا ' تو قران کريم کو اسطرح بھولے رھے ' گويا اسکا نزول تاريخ عالم کا کوي واقعہ ھي نہيں ' اور يہ بھي سچ نہيں کہ وہ اس نام کي کسي کتاب کے پيرو ھيں - اگر مسلمان اس تغير کے بعد پھر اُسي گمراھي ميں پڑنا چاھتے ھيں تو يہ ايک دلدل سے نکلکر دوسري دلدل ميں پھنسنا ' اور ايک دام سے نجات پاکر دوسرے ميں گرفتار ھونا ھوگا - پھر اگر اھيں کے قفس ھي مين ھميشہ مقيد رھنا ھے تو موجودہ قفس ميں کونسي برائي ھے کہ نئے پنجرے کي جستجو کي جاے ؟

بيشک تقسيم بنگال کي تنسيخ اور يونيورسٹي کا مسئلہ ھمارے جمود و غفلت کيلے ايک تازيانۂ تنبہ ضرور ھے ' اور ھم يقيناً شر الدواب عند الله (۱) ھونگے ' اگر اس سے عبرت نہ پکڑيں ' ليکن ھماري آيندہ پاليسي کي بنياد کوئي وقتي يا فوري واقعہ نہيں ھونا چاھيئے ' بلکہ وہ ايک مستقل اور دائمي اعتقاد ھونا چاھيئے ' جو اپنے قيام کيليے کسي بيروني سہارے کا محتاج نہو - فرض کيجيے کہ کل گورنمنٹ نے پھر بنگال کے دو نہيں بلکہ دس ٹکڑے کرديے ' اور وزير ھند نے اعلان کرديا کہ يونيورسٹي کا نام علي گڈہ نہيں بلکہ مسلم ھوگا ' کيونکہ جو گورنمنٹ ايک مرتبہ تقسيم کرکے اُسے منسوخ کرسکتي ھے ' وہ اب سب کچھہ کرسکتي ھے ' پھر کيا اس حالت ميں مسلمانوں کي پاليسي پر ايک تيسرا انقلاب طاري ھوجاے گا ؟ اور پھر تغير ! تغير ! ! کي صدا بلند کي جاے گي ؟ اسکے تو يہ معنے ھوے کہ اپکا کوئي عقيدہ ' کوئي خيال ' کوئي مقصود ' کوئي نصب العين ' اور کوئي اصلي پاليسي نہيں ' اپ صرف گورنمنٹ کے چشم و ابرو کي حرکت کا نام ھيں ' اور صرف اُسي کو تکتے رھتے ھيں - اگر مصلحةً لطف و مہر کي علامتيں نماياں ھوئيں ' تو " سمعنا و اطعنا " کہکر سر بسجود ھو گئے ' اور اگر مصلحت نے گوشۂ چشم رقيبوں کي طرف پھير ديا ' تو لگے منہہ بسورنے اور آنسو بہانے -

سوال يہ ھے کہ خود آپ کے پاس بھي کوئي شے ھے يا نہيں ؟

ھم نہايت حسرت کے ساتھہ يہ بھي ديکھہ رھے ھيں کہ جو لوگ تقسيم بنگال کي تنسيخ سے نہيں ' بلکہ پيشتر سے اپنے اندر آزادي اور حقوق طلبا نہ پاليسي کا ولولہ رکھتے ھيں - گو عام راہ ضلالت سے الگ رھنے کا انھيں الاؤنس دينا چاھيئے ' ليکن افسوس ھے کہ انکے سامنے بھي ھندؤں کي پوليٹکل جد و جہد کے سوا کوئي مستقل اور علحدہ راہ نہيں ھے - وہ بھي اپني ترقي کا سدرة المنتہى صرف يہ سمجھتے ھيں کہ کسي نہ کسي طرح ھندؤں کے قدم بقدم چلنا سيکھہ جائيں - بيشک ھمارے عقيدے ميں بھي آجکل مسلمانوں کيليے عبرت اور تنبيہ کا سب سے بڑا سبق ھندؤں کے سياسي اعمال ميں ھے ' اور بڑي بدبختي يہي تھي کہ آجتک اُس سے عبرت حاصل نہيں کي گئي - ليکن پيروان " امام مبين " کيليے اس سے بڑھکر کوئي مذھبي موت نہيں ھوسکتي کہ اعمال زندگي کے ايک ضروري شعبے ميں انکو اسلام تعليم دينے سے مجبور ولاچار ھوگيا ھو ' اور اسکي طرف سے مايوس ھوکر انھيں ايک دوسري قوم کے دستر خوان کي چھچھوري ھوئي ھڈيوں پر للچانا پڑے - اگر ايساھي ھے ' تو بہتر ھے کہ سرے سے اسلام ھي کو خيرباد کہديا جاے - دنيا کو ايسے مذھب کي کيا ضرورت ھے ' جو صرف خطبۂ نکاح ميں چند آيتيں پڑھديني ' يا بستر نزع پر سورۂ يا سين کو دھرا دينے ھي کيليے کارآمد ھوسکتا ھے ؟

(۱) مومنوں کو فتح ونصرت دينا ھمارے ليے ضرور ھے -

(۱) ان شرالدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون - سب سے زيادہ بدتر چار پائے خدا کے آگے وہ انسان ھيں - جو بہرے اور گونگے ھوگئے ھوں اور اپني عقل سے کام نہ ليتے ھوں (اسي سورت ميں دوسري جگہ فرمايا ھے ان شر الدواب عندالله الذين كفروا فهم لايؤمنون - اس سے ثابت ھوا کہ کفر کي بنياد بھي در اصل عدم تفکر وتدبر وتقليد محض ھي ھے)

٭ عن شريک في محاسنه
الحسن فيه غير منقسم (۱)

همارے نزديک اسلام کے دامن تقديس پر اس سے بڑھکر آور کوئي بدنما دهبه نهيں هوسکتا که انساني حريّت اور ملکي فلاح کا سبق مسلمان دوسري قوموں سے ليں - اس بارے ميں همارے خيالات - الحمد لله - عام خيالات کي سطح سے بهت بلند هيں - اور گو موقعه نهيں ' مگر ضمناً انکي طرف اشاره کردينا ضروري هے - همارا عقيده هے که جس طرح اسلام کا خدا اپني ذات و صفات ميں "وحده لاشريک" هے ' کوئي هستي اور وجود اسمين شريک نهيں ' اسي طرح اسکا " قران کريم " اپني جامعيّت اورکمالِ تعليم ميں " وحده لا شريک " هے ' اور بالکل اسي طرح اسکا لانے والا رسول کمالِ انسانيت و تعبّد ' اور قواے نبوت و اصلاح ميں بهي " وحده لاشريک " هے ' انکي صفات و خصائص ميں کوئي انکا شريک نهيں : —

راه نسبت طلبي بين که چه شايان رفتم

پس ضرور هے که جو امت اس خداے واحد ' اس قران واحد ' اور اس رسول واحد کے دامن تعليم سے وابسته هو ' وه بهي اپنے اندر اس شان وحدت و يکتائي کا جلوه رکهے ' وه بهي اپنے اعمال زندگي کي هر شاخ ميں " وحده لاشريک " هو - اسکے اعمال و خصائص بهي " من رآني فقد راء الحق " کي صداے اتحاد سے غلغله انداز عالم هوں (۲) تمام دنيا کي قوميں اسکے اعمال کا اتباع کريں ' زندگي کے هر حسن و جمال ميں اسکے خال و خط مرقع عالم کيليے نمونه بنيں - وکذلک جعلناکم امةً وسطاً کے يهي معنے هيں ' اور اسي ليے مسلمانوں سے وعده کيا گيا تها که :

يا ايها الذين امنوا ان تتقوا الله - يجعل لکم فرقانا (۸ - ۹۲)	مسلمانوں - اگر تم الله کا خوف اپنے اندر پيدا کرکے متقي بن جاوگے تو وه تمهارے ليے تمام دنيا ميں ايک خاص امتياز اور خصوصيت پيدا کردے گا -

جس قوم کو اس صداے الهي نے مخاطب بنايا هو ' اسکے ليے اس سے بڑهکر کيا بدبختي هوسکتي هے که وه اپني زندگي کي هر شاخ ميں غيروں کے ليے نمونه بننے کي جگهه ' خود دوسروں کو اپنا کعبۀ مقصود اور قبلۀ آمال بنا رهي هے ؟ سياسي بحث تو ضمني هے ' همارا اصلي ماتم صرف اتنے هي پر موقوف نهيں ' هم کو تو يه نظر آرها هے که آج مسلمانوں کيليے تعليم ' اخلاق ' معاشرت ' سياست ' بلکه مدني زندگي کي هر شاخ ميں انکے ليڈر صرف اسي کو فرض رهنمائي سمجهتے هين که انکے آگے دوسري قوموں کے اعمال پيش کرديں - تهذيب و انسانيت کي ضرورت هے تو مسلمان يورپ کي شاگردي کريں ' پوليٹکل آزادي کي ضرورت هے تو اپني همسايه قوموں سے بهيک مانگيں ' پهر هميں بتلا يا جاے که خود بدبخت مسلمانوں کے پاس بهي کچهه هے يا نهيں ؟

جو مسلمانوں کے رهنما قوم کے جذب قلوب کيليے مذهب کے ذکر کو ناگزير ديکهکر ' اپنے شاندار اسٹيجوں پر مذهب ! مذهب ! اور اسلام ! اسلام ! پکارتے هيں ' قطع نظر اسکے که خود انکي زندگي ميں اس اسلام کا اثر کهاں تک موجود هے - هم پوچهتے هيں که انهوں نے کبهي قوم کو يه بهي بتلايا هے که زندگي کي هر شاخ ميں خود اسلام کا نمونه کيا کيا هے ؟ اور اگر نهيں بتلايا هے تو قوم کيليے ايک مسيحي رهنما اور ايک مسلمان ليڈر ميں کيا فرق هے ؟ سچ يه هے که وه غريب خود جس متاع سے تهي دست هيں - دوسروں کے آگے کيا پيش کرينگے ؟

خفته را خفته کے کند بيدار ؟

يهي بنيادي گمراهي هے ' جس نے جسم ملت کي ريڑهه کي هڈّي تک کو گهلاديا هے - مسلمان اگر مسلمان هوتے ' تو سمجهتے ' که انکے ليے خود انکے سوا دنيا ميں آور کوئي نمونه نهيں هوسکتا - اگر في الحقيقت دنيا کي کسي قوم کے پاس کوئي عمده خيال ' کوئي واقعي سچائي ' اور کوئي اچها عمل پا يا جاتا هے ' تو اسکے يه معنے هيں که وه بدرجۀ اولی اسلام ميں موجود هے ' اور اگر نهيں هے ' تو اسکي اچهائي بهي قابل تسليم نهيں - اسلام کے معني کي اصلي وسعت سے دنيا بے خبر هے - اسلام تو اعتقاد و عمل کي هر صداقت اور کائنات کے هر حسن و جمال کا نام هے - جهان کهيں صداقت اور جمال موجود هے ' يقين کرنا چاهيئے که وه اسلام هے ' گو دنيا کو اسکي خبر نهو - ولله در ما قال :

عبارا تنا شتی ' وحسنک واحد
وکل الی ذاک الجمال يشير

الله الله ! خدا تو مسلمانوں سے چاهتا هے که مجکو نمونه بناؤ ' اور ميري صفات کامله سے مشا بهت پيدا کرو (تخلقوا باخلاق الله) (۱) اور آج مسلمان هيں که انسانوں کو اپنا اسوۀ حسنه بناتے هيں ' که (تخلقوا باخلاق الافرنج) اور اگر کوئي انکي نقالي بن آتي هے تو " انا الافرنج " کا نعره لگا کر اسقدر نازاں هوتے هيں ' که حسين بن منصور کو " انا الحق " پر بهي اتنا ناز نهوگا ! ! کذالک يجعل الله الرجس على الذين لايومنون (۲) (۱۷ : ۵۱۲)

اسي کا نتيجه هے که مسلمان جس قدر اصلاح کي طرف قدم بڑهاتے هيں ' اتنا هي ضلالت انسے قريب تر هوتي جا تي هے - وه جسقدر ترقي ! ترقي ! پکارتے هيں ' اتني هے تنزل ! تنزل ! کي آواز سنائي ديتي هے - وه گويا دلدل ميں پهنس گئے هيں ' جسقدر زور کرتے هيں ' اتنا هي پاؤں اور دهنستا جاتا هے - يا انکے رشتۀ فلاح ميں بدبختي کي گره پڑگئي هے ' جسقدر کهينچتے هيں ' اتني هي وه آور زياده کستي جاتي هے ' اوکظلمات في بحر لجي يغشاه موج ' من فوقه موج ' من فوقه سحاب ' ظلمات بعضها فوق بعض ' اذا اخرج يده

(٭) وه اپنے تمام محاسن اور کمالات ميں فرد اور يگانه هے - اسي ليے اسکے جوهر حسن مين تقسيم نهيں هوسکتي - (قصيده برده)

(۲) اس موقعه پر ناظرين صحيح بخاري کي (حديث ولي) کو پيش نظر رکهيں - جسے حضرت ابو هريره نے روايت کيا هے اور جو (الامر با لمعروف) کے تيسرے نمبر ميں هم درج کي تهي که لايزال عبدي يتقرب الي با لنوافل حتي احببته فاذا احببته کنت سمعه الذي يسمع به (الي آخره) -

(۱) يه ايک مشهور حديث هے که اپنے اندر خدا کا اخلاق اور صفات پيدا کرو - مطابع الهلال کے سلسلۀ تاليفات کي ايک کتاب (خصائص مسلم) زير طبع هے - جسکا موضوع بحث يه هے که ايک مسلم زندگي کي تصوير کيسي هوني چاهيئے - شايد عند الاشاعة ناظرين اسے ايک نئي قسم کي تصوير پائيں - (۲) ايسي هي قلبي گمراهي کي زندگي ميں وه لوگ گرفتار هوجاتے هيں - جنکو الله پر ايمان کامل نصيب نهيں -

لم يكد يراها - و من لم يجعل الله له نور فماله من نور (۲۴ : ۴۰) (۱)

جو قوم خدا سے اپنا رشتہ کاٹ دیتی ہے، اور اسکے فرمان و احکام سے روگردانی کرتی ہے، اسکے اعمال نور الہی سے خالی ہوجاتے ہیں، اسپر ضلالت و گمراہی کا ایک شیطان مسلط ہو جاتا ہے، اور وہ اسکو اپنا مرکب بنا کر اسکے گلے میں اپنی اطاعت کی زنجیریں ڈالدیتا ہے :

ومن يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانا فهو له قرين (۴۳ - ۳۶)	اور جو شخص خدا کے ذکر سے روگردانی کرتا ہے ہم اسپر ضلالت کا ایک شیطان متعین کردیتے ہیں جو اسکے ساتھہ رہتا ہے

پھر وہ یکسر گمراہی اور ضلالت ہو جاتی ہے، اسکی زندگی ناکامی و نامرادی کی تصویر بن جاتی ہے - وہ طلب مقصود میں آوارہ گردی کرتی ہے، مگر چونکہ مقصود تک پہنچانے والے ہاتھ میں اسکا ہاتھ نہیں ہوتا، اسلیے کبھی مقصود تک نہیں پہنچتی - مسلمانوں کے تمام ترقی کے ولولوں اور اصلاح کی کوششوں کا بھی یہی حال ہورہا ہے - نامرادی کے سوا انہیں کچھہ حاصل نہیں، انکے لیڈر پانی کو ڈھونڈتے ہیں، مگر دوڑتے ہیں ریگ زار کی طرف :

اعمالهم كسراب بقيعة يحسبه الظمان ماء - حتى اذا جاءه لم يجده شيئا (۲۴ - ۳۹)	انکے اعمال کی مثال ایسی ہے - جیسے چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت ہوتا ہے، کہ پیاسا دور سے اسکو پانی سمجھکر چلا - مگر جب پاس آیا تو کچھہ بھی نہ تھا

ـــود الى المقصـــود

پس اگر مسلمان زندگی حاصل کرسکتے ہیں، تو مسلمان بنکر، ہندو یا مسیحی بنکر نہیں - آپکے ہاں اگر شمع کافوری جل رہی ہے تو آپکو کسی فقیر کے جھونپڑے سے اسکا ٹمٹماتا ہوا دیا چرانے کی کیا ضرورت ہے ؟ پھر یہ بھی ہے کہ فرض کرلیجیے، کل ہندوں کو اپنی پالیسی بدل دینی پڑی - جتنی راہیں انسانی دماغ کی پیدا کردہ ہیں، ان میں تغیر و تبدل ہروقت ممکن ہے، البتہ خدا کی تعلیم میں ممکن نہیں کہ لاتبدیل لکلمات اللہ - پھر کیا اس حالت میں مسلمان بھی اپنے اماموں کے ساتھہ اپنی نمازیں توڑ دیں گے ؟ ذرا غور سے کام لیجیے کہ گہری اور تفکر طلب باتیں ہیں - ہم مسلمانوں کے ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں کہ خواہ کسی اصول پر مبنی ہو، لیکن وہ ایک ایسی راہ پیدا کرلیں جو انکی مستقل اور مخصوص راہ ہو، جسمیں کبھی تغیر کی ضرورت نہو، تمام خارجی اثرات تغیرے محفوظ ہو، نیز کہا جا سکے کہ وہ مسلمانوں کی راہ ہے - ایسا نہو کہ محض خارجی حالات کے تابع ہوکر آپ اپنے تئیں بالکل بدل جائیں - یہ نہو کہ آپکی پالیسی صرف گورنمنٹ کے انداز نظر کا نام ہو - لطف و مہر کی بہار آے، تو آپکی پالیسی دوسری ہو، اغماض و اعراض کی باد خزاں چلے، تو آپکا آشیانہ دوسری جگہ بن جاے - تقسیم بنگال کی تقسیم و ترکیب، اور یونیورسٹی کا الحاق و عدم الحاق آپکی پالیسی کو طیار نہ کرے - بلکہ آپکے منقسم اقلیم دل کا اتصال، اور آپکے شکستہ رشتۂ الہی کا الحاق، آپکے لیے ایک دائمی اور ناممکن التبدیل پالیسی مہیا کردے -

(۱) یا پھر انکے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے گہرے دریا کے اندر کی تاریکیوں کی سی ہے کہ دریا کو لہرنے ڈھانک رکھا ہے - لہرے اوپر لہر - اور اسکے اوپر بادل - اسطرح ایک تاریکی کے اوپر دوسری تاریکی ہے - اگر دریا میں کوئی اپنا ہاتھ نکالے، تو امید نہیں کہ اسکو دیکھہ سکے - اور اصل یہ ہے کہ جسکو اللہ ہی کا نور نہ ملے تو پھر اسکے لیے روشنی کہاں -

شئون عثمانیہ

— * —

كتب عليكم القتال و هو كره لكم - و عسى ان تكرهوا شيئاً وهو خير لكم، و عسى ان تحبوا شيئاً و هو شر لكم - والله يعلم و انتم لا تعلمـــون (۲ - ۲۱۲) (۱)

اس ہفتے ہمنے چاہا کہ ترکی کے موجودہ احزانی انقلابات کے اغراض و علل پر حسب وعدۂ اشاعت گذشتہ ایک مفصل افتتاحیہ (لیڈنگ آرٹکل) لکھیں، لیکن چند سطریں لکھیں تھیں کہ ترکی کی موجودہ مشکلات سامنے آگئیں - خیال ہوا کہ سب سے پہلے موجودہ کوائف پر متوجہ ہونا چاہیے، اس سے اگر وقت بچا، تو اندرونی نزاعات کی افسانہ گوئی کیلیے بہت سی راتیں باقی ہیں -

یورپ نے اپنے موجودہ صلیبی جہاد (کروسیڈ) کا جو پروگرام مرتب کیا ہے - اسکی پہلی دفعہ مسئلۂ مشرقی کا انفصال، یا بقیہ یورروپین ترکی کی تقسیم ہے - نہیں معلوم یہ تقسیم کب کی ہوچکی ہوتی، لیکن :

فاغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة - و سوف ينبئهم بما كانوا يصنعون (۵ - ۱۷)	ہمنے عیسائوں کے اندر باہمی عداوت اور بغض کو قیامت تک کیلیے ڈالدیا ہے اور آخر کار خدا انکو بتا دیگا کہ دنیا میں انکے کام کیسے رہے ہیں

دول یورپ کی باہمی رقابت کو خدا تعالی نے اسکا ذریعہ بنادیا کہ اسلامی حکومت کا آخری نقش قدم یورپ میں ابھی عرصے تک باقی رہے - اسی رقابت سے قسطنطنیہ کے بحالت خود بقا کا مسئلہ پیدا ہوا - اور پہلی (پیرس کانفرنس) میں تمام دول یورپ نے اسکی توثیق اور ذمہ داری پر دستخط کر دیے -

لیکن یہ رقابت بلقانی ریاستوں کی خود مختاری کی مانع نہ تھی - کیونکہ انکی آزادی سے دول کے باہمی توازن قوا پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا - اسلیے بظاہر دماغ کو کامل اور سالم رکھکر، صرف اعضا کی قطع و برید کا عمل شروع کردیا گیا، اور برلن کانگرس نے بلقانی قطعے بعنوان مختلف ازاد کرادیے - یہ وہ یورپین قطعات تھے جو ایک صدی سے زیادہ عرصے تک ترکی کے محکوم صوبے رہچکے تھے، اور انہی میں سے ایک ریاست آج ترکی کے مقابلے میں مغرورانہ اعلان جنگ کر رہی ہے : وتلک الایام نداولها بين الناس -

بلقانی صوبوں میں صرف ایک آخری صوبہ (مقدونیا) باقی رہگیا ہے - سنہ ۱۸۷۰ - سے اجتک روس اور اسٹریا اور تمام ریاست ہاے بلقان مال و قوت اور سازش کی سخت سے سخت طاقتیں اسکے لیے صرف کررہی ہیں، اور بقیہ دول ستہ کا اتحاد و اشتراک عمل ہر موقعہ پر انکے ساتھہ ہے - باہر کے اغوا اور سازش کے بل پر خود

(۱) مسلمانو - تم پر جنگ و قتال میں پڑنا لکھدیا گیا ہے - یہ تمکو ناگوار گذرے گا - لیکن عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے - اور وہ تمہارے حق میں اچھی ہو - اور کسی چیز کو تم اچھا سمجھو اور وہی تمہارے حق میں بری نکلے - کیونکہ اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے -

و ۔ مسیحی جماعتوں کی انجمنیں امریکہ ‘ پیرس ‘ جنیوا ‘ صوفیا ‘ اتھینس ‘ اور وارسا میں برسوں سے قائم ہوگئی ہیں - قوموں اور ملکوں کو آزاد کرانے کا یورپ میں اصلی وسیلہ اندرونی بغاوت ‘ خفیہ سازشیں قتل و غارت ‘ اور تمرد و سرکشی ہے ‘ اور گو روس پولینڈ میں اور انگلستان مصر میں اسکو پسند نہ کرے ‘ لیکن مقدونیا کی مسیحی آبادیوں میں (جو عہد گذشتہ میں بھی یقیناً مظلوم رعایائے ترک سے زیادہ ازاد اور امن و امان میں تھیں) ان تمام وسائل کو عمل میں لانے کیلیے تنخواہ دار ایجنٹوں اور واعظوں پر کروروں روپیہ صرف کر چکا ہے - سلطان عبد الحمید کے زمانے مین آخری تدبیر دول ثلاثہ کے ہائی کمشنروں اور انکے ماتحت ایک علحدہ فوجی پولیس کی ترتیب کا قیام تھا ‘ لیکن اس سے بھی مقصود یہی تھا کہ اندرونی بغاوتیں آور زیادہ بھڑکائیں جائیں ‘ اور مختلف مسیحی کلیساؤں کے معتقد ہونے کی وجہ سے جو قدرتی باہمی نفاق وہاں موجود ہے ‘ اسے مشتعل کر کے عام بد نظمی اور طوائف الملوکی کی حالت پیدا کردی جائے - چنانچہ سنہ ۱۹۰۷ کے اواخر میں ایک سخت اتش فساد تمام مقدونیا میں بھڑک اٹھی - سرویا ‘ بلگیریا ‘ اور یونان نے اپنے اپنے مسلح گروہ علانیہ بھیجدیے ‘ اور ہر جماعت نے ایک جنگی گروہ کی صورت اختیار کرکے اطراف و جوانب کو لوٹنا شروع کردیا ‘ نتیجہ یہ نکلا کہ مقام (ریوال) پر شہنشاہ ایڈورڈ اور زار روس میں مشہور راز دارانہ ملاقات ہوئی ‘ اور اسکے بعد ہی انگلستان اور روس مقدونیا کی ازادی کیلیے ایک متحدہ یاد داشت (انگلورشین اسکیم) بیٹھکر مستعد ہوگئے کہ سلطان عبد الحمید کی ہر موقعہ پر لچک جانے والی پالیسی کی آخری آزمایش کرلیں - یہ وقت بقیہ یورپین ترکی کیلیے نہایت نازک اور فیصلہ کن تھا ‘ لیکن عین اسی وقت مناسترکی مرکزی انجمن اتحاد و ترقی نے جو وقت مناسب کی منتظر تھی - یورپین ترکی کے آخری فیصلہ کن وقت کو دیکھکر اپنی کار روائی شروع کردی ‘ اور ۲۷ - جون سنہ ۱۹۰۸ - کو (نیازی بے) نے (رسنہ) سے ‘ اور ۵ جولائی کو قہرمان حریت (انور بے) نے (پرسی پی) سے علم حریت و دستور بلند کردیئے - جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ۲۴ جولائی کو دنیا کے دستوری انقلابات کا سب سے زیادہ اعجوبہ خیز واقعہ ظاہر ہوگیا ‘ یعنے یلدیز کی گورنمنٹ دستوری حکومت کی صورت مین منتقل ہوگئی -

اس انقلاب نے یکایک یورپ کی اُمیدوں پر ایک وقتی موت طاری کردی - پیرس کانفرس سے لیکر برلن کے اجتماع تک برا بر یورپین ترکی کی آزادی کیلیے یہ دلیل بیاں کی گئی تھی ‘ کہ باب عالی کانستی تیوشنل گورنمنٹ نہیں ہے ‘ اور اسلیے مسیحی رعایا کے امن و آمان اور آزادی کیلیے کوئی ضمانت نہیں - برلن کانگرس میں جب اسٹرین وکیل (کونٹ انیڈرسی) نے الحاق بوسینیا اور ہرزی گونیا پر زور دیا تھا ‘ تو لارڈ (سالسبری) اور لارڈ (بیکنس فیلڈ) نے اسکی سازشی تائید کیلیے یہی سہارا ڈھونڈھا تھا کہ ” اس طرح دو یورپین صوبے بجا طور پر ایک کانستی تیوشنل گورنمنٹ کی زیر نگرانی آجائیں گے - لیکن اگر باب عالی اپنی اصلاحات کی رفتار میں متوقع تیز رفتاری حاصل کرکے دستوری گورنمنٹ کے قیام پر کامیاب ہوگیا ‘ تو دول عظیمہ کی کانگرس یہ کہتے ہوے اپنے دلی مقصد کے اظہار میں بالکل صاف ہے کہ وہ انکو دوبارہ اپنے جغرافیے میں شامل کرلےنے کیلیے کوئی رکاوٹ نہیں پاے گا “

پس دستوری گورنمنٹ کے قیام کے بعد کچھہ دنوں کیلیے مطالبات کا دروازہ بند ہوجانا نا گزیر تھا ‘ تمام یورپ پر اس غیر متوقع انقلاب نے ایک سکتے کا عالم طاری کردیا ‘ اور بظاہر ہر طرف سے اظہار مسرت و شادمانی کے غلغلوں میں نئی حکومت کا استقبال کیاگیا -

مسئلہ مقدونیا بعد دستور

یہ گویا مقدونیا کی قبل از دستور حالت کی طرف ایک سرسری اشارہ تھا - اعلان دستور کے بعد کچھہ دنوں تک تو بظاہر تمام یورپ نے بہ تکلف اپنا چہرہ ایسا بنالیا ‘ گویا واقعی طور پر انقلاب کے متوقع نتائج کا انتظار کر رہا ہے - مگر یہ انتظار بالکل بے معنی تھا ‘ کیونکہ جن چیزوں کو ” اصلاحات “ کے عظیم الشان لقب کے دینے کا تمسخر کیا جاتا تھا ‘ وہ ترکی کے تاریک سے تاریک عہد میں بھی یورپین ترکی کے ہر مسیحی باشندے کو حاصل رہی ہیں -

تاہم یہ تصنع کا چہرہ زیادہ عرصے تک بناوٹ نہ نبھا سکا ‘ اور اب پچھلے مطالبات کو اس لہجے میں دہرانا شروع کردیا گیا کہ دستوری انقلاب کے نتائج مقدونیا کی حالت میں بالکل ظاہر نہیں ہوتے - اسمیں سب سے زیادہ حصہ انگلستان کے پریس نے لیا اور عام طور پر دستوری گورنمنٹ کو نا کامی اور بے اثری کا طعن دینا شروع کردیا - نوجوان ترکوں کو معلوم تھا کہ یہ الزام ایک ایسے ملک کی طرف سے دیا جا رہا ہے ‘ جہاں پارلیمنٹ قائم ہوکر متصل چار سو برس تک فتنۂ و فساد اور قتل و غارت کا موجب رہی ‘ اور نظم و امن کی جگہہ اُس نے یورپ کے امن کو صدیوں تک خطرے میں رکھا - لیکن انہوں نے پوری خاموشی کے ساتھہ ان تمام طعنوں کو برداشت کیا اور صرف ڈھونڈھتے رہے کہ کسی طرح دستوری انقلاب کی ابتدائی مشکلات سے ملک گذرجاے - انگلستان کی یہی سرد مہری تھی ‘ جس نے اتحاد و ترقی کو پھر جرمنی کی طرف مائل کردیا تھا ‘ اور اسی جرمن اثر کا نتیجہ تھا کہ انگستان نے (کامل پاشا) کو ہاتھہ میں لیکر اتحاد و ترقی کی مخالفت شروع کی تھی -

دستوری انقلاب پرا ظہار مسرت واستقبال اگر اخبار کے صفحوں پر تھا تو دوسری طرف تھوڑے وقفے کے بعد روس و اسٹریا اور بلقانی ریاستوں نے اپنی قدیمی کارروائیاں بھی شروع کردی تھیں - اسکا پہلا ظہور البانیا کی پہلی شورش تھی ‘ جسمیں روسی ‘ یونانی ‘ سروین ایجنٹوں کا اسلحہ تقسیم کرنا ‘ اور خفیہ کمیٹیوں کر بکثرت روپیے سے مدد دینا جرمن اخبار کے وقائع نگاروں نے ثابت کر دیا تھا - اسکے بعد ہی جنگ طرابلس کا آغاز ہوگیا ‘ اور ترکی نے مالیسوریوں کے مطالبات ایک حد تک منظور کرکے پوری توجہ طرابلس پر صرف کردی - اب یہ موقعہ بلقانی ریاستوں کو مطلب براری کیلیے بہت اچھا ملگیا - سرویا جو ایک عرصے سے بڑی حکومت بننے کا خواب دیکھہ رہی تھی - کوئی وجہ نہ تھی کہ اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھاتی - اسٹریا اور روس و یونان نے اسکو آور بھڑکایا - بد قسمتی سے اتحاد و ترقی کے نادان دشمن اس موقعہ پر غیروں کے ہاتھہ ایک

آله کار بنگئے' اور اتحاد و ترقي کو شکست دینے اور بد نام کرنے کیلیے البانیا میں بغاوت پهیلانے کا سامان کرنے لگے - اٹلي طرابلس کے اندر مجبور هوکر صلح کیلیے ترکي کو دبانا چاهتي تهي' اسلیے وہ اور اسکے حلیف بهي آمادہ هوگئے کہ بلقان میں جلد سے جلد شورش پیدا کردینے کے وسائل عمل میں لے آئیں - یہ اسباب تیے جنهوں نے ایک بلقاني متحدہ سازش کي صورت اختیار کرکے باهر کي اعانت بهي بہت جلد حاصل کرلي ' اور " مسئلۂ مقدونیا " پهر زندہ کرکے کهڑا کردیا گیا - افسوس کہ تفصیل کي گنجائش نہیں ' ورنہ اس سرگذشت میں بہت سي باتیں خصوصیت کے ساتھ لکهنے کي تهیں -

کوچنہ کا حادثہ

بظاهر موجودہ شورش کي ابتدا ۲ - اگست کے " حادثۂ کوچنہ " کو بیان کیا جاتا ہے ' جسمیں حسب روایت (صوفیا) ۳۲ - بلغاري دو بم کے گولوں کے پهٹنے سے هلاک هوگئے تیے' اور اسکے بعد ۴ - اور ۵ - کو ایک مسیحی قتل عام کي خبر تمام عالم میں مشتهر کي گئي تهي - لیکن یہ حادثہ في الحقیقت خود بلقاني ریاستوں کي ایک متحدہ کوشش سے عمل میں آیا تها' تاکہ بہانہ جوئي اور مسئلۂ مقدونیہ کو از سر نو اٹهانے کا موقعہ هاتھ آجاے - یورپین ترکي میں همیشہ اسي طریق پر عمل در آمد رها ہے - مشهور جرمن اخبار (رش) کا نامہ نگار اس حادثے کي نسبت لکهتا ہے :-

" کچنہ کا واقعہ کوئي اتفاقي حادثہ نہ تها - یہ ایک قدیمي اور طے شدہ پالیسي کا عملي ظہور تها - یہ خونریزي کامل غور و فکر کے بعد خود کرائي گئي تهي - متمدن یورپ کو شاید یقین نہ آے کہ اسطرح کوئي خونریزي خود اپني جانوں کیلیے کرائي جاسکتي ہے' مگر یہ ایک ایسي حقیقت ہے' جسکا علانیہ اقرار حلف اٹها اٹها کر خود مقدوني انقلاب خواہ کررہے هیں - اس سے مقصود یہي تها کہ ترکي کے مظالم اور مذابح کا افسانہ ایک مرتبہ پهر دهرادیا جاے' اور دول کي مداخلت اور مقدونیا کي ازادي کا راستہ صاف هوجاے "

ناظرین کو یاد هوگا کہ هم نے اُس زمانے میں اخبار (تمپس) اور (فرنک فرتر زیتنگ) کے ایک نوٹ کا ترجمہ شائع کیا تها ' جنکے نامہ نگاروں نے بهي اسي کے قریب قریب حالات ظاهر کیے تیے -

ترکي کي مشکلات

جو حکومت ایک صدي سے متصل مشکلات کي زندگي بسر کر رهي هو' اسکے لیئے موجودہ مشکلات میں کوئي ندرت نہیں - تا هم اس وقت طرابلس کي مصروفیت کے ساتھ اسکو یورپي پانچ طاقتوں سے نبرد ازمائي کرني پڑے گي - بلقاني کانفیڈریسي اور سازشي اتحاد کے ساتھ یونان اور آسٹریا کي فوجي طیاریاں بهي اسکے سامنے هیں' اور کریت بهي ضرور ہے کہ اپنے یوناني الحاق کے پرانے خواب کي تعبیر موجودہ حالات هي میں ڈهونڈهے - موجودہ وزارت نے صلح کے معاملات میں جو باقاعدہ شرکت کي ہے' اور جسکا خدا نکر کہ کوئي اسلام سوز نتیجہ ۸ - اکتوبر کو سننا پڑے - وہ بهي یقیناً از مشکلات کے قدرتي اثر کا نتیجہ ہے' اور ان شورشوں کا ایک بہت مقصود یہ بهي تها - تا هم اسلام کیلیے جو فیصلہ کن گهڑیاں گذر هیں انکا

اب یہي اشارہ ہے کہ جو کچهہ هونا ہے' ایک مرتبہ هوجاے - عجب نہیں کہ اللہ تعالے نے (جو یقیناً مسلمانوں کي بد عملیوں کي نحوست سے اپنے کلمۂ توحید کي حفاظت چهوڑ نہ دیگا) ترکي کي زندگي کیلیے ایک سیلاب خون کو طے کرنا مقدر کردیا هو -

عسى ان تكرهوا شيئاً و هو خير لكم

دستوري حکومت نے همیشہ جنگ میں پڑنے سے دامن بچایا' اور همیشہ اصلاحات و تغیرات کیلیے فرصت اور سکون ڈهونڈهتي رهي ' مگر یہي فرصت در حقیقت اسکے لیے عهد جدید کے تمام نقائص کا سرچشمہ بن گئي - انقلاب دستوري کے بعد ملک میں احزابي نزاعات ' عاجلانہ نفع کي توقعات ' اعراض و مقاصد کے تصادم' اور ناتجربہ کارانہ سیاسي خود مختاري کي مضرات کا ظهور همیشہ سے لازمي رها ہے - ایسي حالت میں انقلاب کے بعد کسي بیروني مصروفیت کا پیدا هوجانا رحمت الهي سے کم نہیں هوتا ' کیونکہ ملک کے تمام منتشر قوا جمع هوجاتے هیں' باهمي عداوتیں اور دشمنیاں عهد مودت و اخوت سے مبدل هوجاتي هیں - جنگي اشتغال خانگي جهگڑوں کو بهلا دیتا ہے' اور جو ملکي قوت اندروني منافشات میں ضائع هورهي تهي' وہ ایک عمدہ مرکز پر جمع هوکر مفید طریقے سے خرچ هونے لگتي ہے - عثماني انقلاب کے بعد اندروني نزاعات کا ایک سخت طوفان اُٹها' لیکن خدا تعالی نے بوسینیا اور هرزي گونیا کا معاملہ پیدا کردیا' تاکہ باهمي تباغض و تناقش کي قوتیں آسٹریا کے مقابلے میں صرف هوں - اسکے بعد سکون طاري هوا تو ابتدائي قضیے پهر تازہ هوگئے ' علي الخصوص حزب الحریۃ و الائتلاف اور اتحاد و ترقي کي پہلي معرکہ ارائي اور (صادق بے) کي پارتي کا اعلان - بہت ممکن تها کہ یہ وقت ترکي کے داخلي امن کیلیے سخت مخدوش ثابت هوتا ' لیکن قدرت الهي نے اسي وقت اٹلي کو بهیجدیا ' اور ایک اعدٰعدو دشمن کے هاتهوں خلافت عثمانیہ' اور قواے بقیۂ اسلامیہ کو وہ فوائد عظیمہ پہنچادیئے جسکي نظیر اسلام کي پچهلي کئي صدیوں کي تاریخ میں نہیں مل سکتي -

ان اللہ لیوید هذاالدین بالرجل الفاجر (۱)

اس وقت پهر ترکي ایک نہایت شدید اندروني فتنے میں مبتلا هوگئي تهي' گویا آل عثمان کے خاندان کے تمام اعضا باهمي نزاعوں سے بے قابو هوکر دست و گریباں هونے کیلیے طیار تیے - کچهہ عجب نہ تها کہ عنقریب اتحاد و ترقي کا نیا پروگرام حسب اعلان آخري اپنا عمل در آمد شروع کردیتا اور خلافت اسلامي کیلیے في الحقیقت وہ ایک فزع الاکبر کا دن هوتا - لیکن اللہ تعالے نے پهر ایک نیا سامان اس فتنے کے انسداد کا بهم پہنچادیا ' اور اُسکي رحمت و نصرت کي جنود

---

(۱) بخاري و مسلم نے حضرت ابو هریرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جنگ کے موقعہ پر آنحضرت نے ... شخص کي نسبت کہا کہ وہ اهل نار میں سے ہے - مگر دوسرے دن اس نے ... کارهاے نمایاں انجام دیے ' اسپر صحابہ متعجب هوے کہ ایسا جانباز کیونکر دوزخي ... سکتا ہے ؟ لیکن اسکے بعد هي معلوم هوا کہ کثرت زخم سے مضطرب هوکر ... نے ... کشي کرلي اور اس طرح واقعي اهل نار کي موت مرا - جب انحضرت کو خبر ... دي تو ... یہ جملہ فرمایا ' یعني خدا تعالے اس دین کي مدد ایک فاجر انسان سے کرے گا -

دشمنوں کے ہجوم و انبوہ کا نقاب منہہ پر ڈالکر ہر طرف سے نازل ہونا شروع ہوگئی - یہ مقدونیا کے مسئلے کی تجدید نہیں ہے' بلکہ فی الحقیقت تائید الہی کے عہد قدیمی کی تجدید ہے - یہ بلقانی کانفیڈریسی کا اعلان جنگ نہیں ہے - بلکہ ترکی کے نئے دور کیلیے ایک پیغام حیات ہے - ترکی کو انقلاب دستور کے بعد ایک سخت خونریزی کی ضرورت تھی' اسکی تلوار زنگ آلود ہورہی تھی' اور اسکے جسم پر مدتوں سے خون کے چھینٹے نہیں پڑے تھے - طرابلس کی جنگ نے دلوں کو زندہ کیا' مگر عثمانی تلوار کے قبضوں میں زندگی پیدا نہیں ہوئی - یہ جنگ صرف اندرون طرابلس میں محدود تھی' معدودے چند جاں باز ترکوں کے سوا اسمیں عثمانی تلوار کو کوئی حصہ نہیں ملا - لیکن اب جو کچھہ ہوگا' اُس سر زمین پر ہوگا' جہاں کی مٹی نصف صدی سے یورپ کے خون کے لیے تشنہ ہورہی ہے' جہاں کی خاک کو مدتوں سے خون کی بارش نصیب نہیں ہوئی' اور شدت خشک سالی سے اسکے تمام جوہر نشوونما ضایع جارہے ہیں - جہاں ابتک (محمد فاتح) اور (سلیمان صاحبقران) کے برچھوں کے پیدا کیے ہوے گڑھے بھرے نہ جا سکے - اور جہانکے ایک ایک ذرّے کو خاندانِ آل عثمان نے اپنا سیروں اور منوں خون پلا پلاکر پالا ہے' اور پرورش کیا ہے -

پس اگرچہ عین اندرونی مناقشات اور طرابلس کی مصروفیت کے موقعہ پر ایک متحدہ یورپین جنگ کا اعلان تشویش و اضطراب پیدا کرتا ہے' مگر فی الحقیقت اضطراب کا نہیں' بلکہ شکر الہی کا موقعہ ہے - بہت قریب ہے کہ جنگ طرابلس سے زیادہ تعجب انگیز اور غیر متوقع نتائج سے اس جنگ کا مستقبل شروع ہو - اسلام کی فتح و شکست کا دار و مدار کبھی بھی مادی اسباب و ذرائع نہیں رہے ہیں - تاریخ شاہد ہے کہ ہم نے ہمیشہ مایوسیوں میں سے امید' اور ناکامیوں میں سے کامیابی حاصل کی ہے - اگر بلغاریا ہوائی جہازوں کو فراہم کررہی ہے' اگر انگلستان چار تباہ کن جہاز یونان کے ہاتھہ فروخت کر رہا ہے - اگر اسٹریا نے فوجی طیاری کا حکم دیدیا ہے' اور بلقان کی متحدہ قوت کے قواے جنگ کی فہرست بہت مہیب اور دہشت ناک ہے' تو ہو' کوئی مضائقہ نہیں - کیونکہ ایک ہستی ہے' جسکی محیط کل قوت ان انسانی دلیریوں سے مرعوب نہیں ہوسکتی' اور جسکی عجائب آفرینیوں کے آگے مادی اسباب و وسائل نے کبھی بھی فتح نہیں پائی ہے - اگر یورپ اپنے آلات خون و خوں ریزی کے ہجوم میں اُسکو بھول گیا ہے' تو ہم اپنی محتاجی و مظلومی کی بیکسی میں تو اُسے نہیں بھول سکتے :

کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ' واللہ مع الصابرین (۳ : ۲۹)

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آج مسیحی کروسیڈ اسلام کو یورپ سے نکالنے کیلیے اپنی تمام قوتیں خرچ کررہا ہے' مگر ایسا ارادہ اسلام کیلیے کوئی نیا ارادہ نہیں ہے - اسلام نے اپنے ظہور کے ساتھہ ہی اس طرح کے ارادوں کو اپنے سامنے پایا ہے - اس وقت تو اسلام الحمدللہ - تیرہ سو برس کی ایک پرانی جڑ ہے - اسکے ریشے اسقدر دور تک پھیلے ہوے ہیں' کہ انکے اکھاڑنے کیلیے مسیحی یورپ اپنے ہاتھوں پر فولادی دستانے چڑھا رہا ہے' پھر بھی خائف ہے کہ اس درخت تناور کو ہلانا آسان نہیں - لیکن جبکہ اسکا آغاز ہی آغاز تھا' اس وقت بھی خدا کے مقابلے میں انسان نے ایسا ہی ارادہ کیا تھا' مگر مشیت الہی نے انسانی غرور کو شکست دی :

و اذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک و یمکرون ویمکر اللہ ' و اللہ خیر الماکرین (۸ - ۳۰)	اور اے پیغمبر ! وہ وقت یاد کرو جب کفار مکہ تمہارے ساتھہ ایک چال چل رہے تھے تاکہ تم کو گرفتار کر رکھیں یا مار ڈالیں یا جلا وطن کردیں - اور حال یہ تھا کہ وہ اپنا داؤ کر رہے تھے اور خدا اپنا داؤ کر رہا تھا' اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے -

وہ خدا' جس نے اپنے کلمۂ توحید اور اسکے داعی کو اُس وقت نازک میں بچایا تھا' اور واللہ یعصمک من الناس کہکر مطمئن کردیا تھا' تو گو دنیا کے ساز و سامان بدل گئے ہوں' مگر خدا نہیں بدلا ہے - وہ اب بھی اپنے عجائب کار و بار قدرت کی نیرنگیاں دکھلا سکتا ہے

یریدون لیطفؤ نوراللہ بافواہھم' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (۶۱ : ۹۸)

انجمن اتحاد و ترقی کا اعلان

چنانچہ - الحمد اللہ - کہ سب سے پہلا عظیم الشان نتیجہ آثار جنگ کا ظاہر ہوگیا ہے - یعنے انجمن اتحاد و ترقی نے بلقانی ارادہ سے دیکھتے ہی اعلان کردیا کہ " وہ اپنی پوری قوت سے گورنمنٹ کی تائید کرنے کے لیئے طیار ہے' اور حفظ ملک کے اس نازک موقعے پر اندرونی منافشات کو بھول گئی ہے" - اتحاد و ترقی کے مشہور افراد: طلعت بے' جاوید بے' اور خلیل بے - جنکو موجودہ وزارت ملک کا اشد ترین دشمن ظاہر کرتی تھی - اور جنکی گرفتاری کے لیے پوری قوت خرچ کرچکی تھی' اسوقت تمام پچھلی کاوشین فراموش کرکے پھر پبلک میں آگئے ہیں - اور مع ایک بڑی اتحادی جماعت کے "گروہ مجاہدین" میں اپنا نام لکھوا رہے ہیں - فی الحقیقت یہی آثار ہیں جنکو دیکھکر یقین کرنا پڑتا ہے کہ موجودہ ترکی گورنمنٹ میں خواہ کتنا ہی بے اعتدالانہ احزابی نزاع ہو' مگر حفظ ملت کے نقطے پر سب مجتمع ہیں' اور وطن پرستی کی غیرت سے کوئی خالی نہیں - ملک کی تیس سب کے دلوں میں ہے' اور خاک وطن کے درد کی امانت سب کے سینوں میں محفوظ ہے - اتحاد و ترقی کا یہ رویہ اسکی صداقت اور اسلام پرستی کی ایک نئی آیت عظیمہ ہے' اور اُن حیا دشمنوں کے لیے ایک تازیانۂ محکم و شدید ہے' جو ایک صادق الاعمال و النیۃ گروہ کو بدنام کرتے ہوے خدا سے بالکل نہیں شرماتے :

والا ان حزب اللہ ہم الغالبون [اور یاد رکھو کہ حزب الہی ہمیشہ غالب رہیگا]

یہ اسلام کی ہیئۂ جامعہ کی اصلی خصوصیت تھی' اور اسی سے محرومی آج ہمارے تمام کاروبار ملی کے خسران کی علت حقیقی ہے - اختلاف و نزاع احزاب کا مٹنا محال ہے - انسانی دماغ میں جب تک قوت فکری رہے گی' اس وقت تک مختلف دماغوں کا مختلف الافکار ہونا بھی ضرور ہے' لیکن زندہ قومیں ان اختلافات کے حدود کو انکے دائرے سے بڑھنے نہیں دیتیں اور ایک متحد اور مشترک نقطۂ اتحاد ہمیشہ اپنے پاس رکھتی ہیں -

فتدبروا و تفکروا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ولا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءہم البینات اولائک لہم عذاب عظیم

الهلال

مسئلۂ تعلیم و الحاق

— * —

لکھنؤ کي گمنام چٹھي اور الهلال کے ریمارک

(از خامہ مبارک عالي جناب حضرت خاں بہادر سید اکبر حسین صاحب الہ آبادي مد ظلہ العالي)

— * —

جناب اڈیٹر صاحب! الهلال میں ان مضامین کو پڑھکر مجھکو یہ خیالات پیدا ہوے -

(۱) کیا الهلال کا یہ دعوي ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کي تمام دیني اور دنیاوي ضرورتوں کے لیے کافي ہے ؟ اگر ہے تو کیا یہ دعوي صحیح ہے ؟

(۲) کیا " نامہ نگار لکھنوي " کا یہ کہنا صحیح ہے کہ موجودہ مسئلۂ تعلیم و الحاق پر قرآن کوئي پرتو نہیں ڈالتا ؟

بہ نسبت امر اول - نئي روشني کے مسلمانوں نے جو تفصیل اپني ضرورتوں کي بیان کي ھی' اور جو شرح قرآن مجید کي کي ہے' اُسکي رو سے الهلال کا دعوي صحیح نہیں ہے' اور اگر صحیح ہے' تو یہ اشعار متعلق ھیں :

طرحِ مغرب کو دیکھکر جو کہے — باھمین طرحہا بباید ساخت
تو وہ قرآن سے بھي کہدے صاف — باھمین شرحہا بباید ساخت

لیکن الهلال نے جو ریمارک کیے ھیں' وہ ظاہر کرتے ھیں' کہ وہ نئي روشني کي تفصیل و تشریح و تفسیر کو نہیں مانتا - اور ہر گاہ یہ صورت ہے' تو یونیورسٹی کي شکل و ساخت اور ترکیب کي بھي اُس پر کچھہ ذمہ داري نہیں - وہ تو اپني ترنگ میں کہہ سکتا ہے :

ابتدا کي جناب سید نے — جنکے کالج کا اتنا نام ہوا
انتہا یونیورسٹي پہ ہوی — قوم کا کام اب تمام ہوا

ایک طوائف محفل میں ناچ رہي تھي - ایک نادان نے اسکي کسي ادا کي نسبت کہا کہ بالکل خلاف شرع ہے - اسنے کہا درست ہے' لیکن یہ مجلس اور میرا ناچنا ھي کونسا موافق شرع ہے ؟

اختیار الحاق ہوجانے پر بھي کونسے چار چاند لگ جائیں گے ؟

ترقي کي تہیں ھم پر چڑھا کیں — گھٹا کي دوات اسپیچیں بڑھا کیں
رھیں ھر پھر کے آیا بي نصیبن — وہ گو اسکول میں برسوں پڑھا کیں

بہ نسبت امر دوم - اگر یونیورسٹي اور اُسکے کلنڈر کي صورت خاص مقصود ہے تو جواب ہوچکا - اور اگر عام طور پر مذاق اسلامي کي رو سے تعلیم مقصود ہے' تو تعلیم و الحاق کا مسئلہ ایک اسي آیت میں موجود ہے : هوالذي بعث في الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم و یعلمهم الکتاب والحکمة و ان کانوا من قبل لفي ضلل مبین و آخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم (۱)

دیکھیے ! تعلیم و الحاق کے الفاظ موجود ھیں ' یعني جو تعلیم اسلامي حضرت پیغمبر (صلعم) کو دیني تھي' وہ اُنکے لیے بھي مقصود تھي' جو ھنوز ملحق نہیں ہوے تھے - ظاہر ہے کہ اُنکا الحاق بھي منظور تھا اور بالاخر اُنکا الحاق ہوا -

(۱) وہ خدا ھي تو ہے جس نے ان پڑھہ لوگوں میں انھي میں سے ایک شخص کو پیغمبري کیلیے چن لیا - جس نے انکو اللہ کي آیتیں پڑھکر سنائیں - اور انکے زنگ آلود روح و قلب کو صاف اور چمکیلا کردیا - نیز انکو کتاب الہي اور علم و دانائي کي تعلیم دي - ورنہ اس سے پہے یہ لوگ کھلي گمراھي میں مبتلا تھے - نیز وہ انکي طرف بھي بھیجا گیا ہے - جو ابتک ان سے ملحق نہیں ہوے ھیں - لیکن آگے چلکر ملحق ہوجائیں گے

لکھنوي بھائي صاحب نے دنیا کا رنگ دیکھکر ایسے خیالات ظاہر کردیے' ورنہ کیا وہ نہیں سمجھتے : -

ھم دنـر خواھي و ھم آروغ صاف
این خیال است و محال است وگزاف

* * *

ھم اگر قناعت نہ کرینگے' بے رونقي پر صبر نہ کرینگے' تو حضرت پیر فلک کي چال سے پامال ہوجانے کو غالباً نہ روک سکینگے - اخلاقي اور قومي پامالي مقصود ہے :

اُنکي چالوں کا سمجھنا نہیں آسان اکبر
کہ ترقي کو تنزل کا سبب کرتے ھیں
انھیں غمزوں نے مچا رکھا ہے قومي اندھیر
یھي عشوے ھیں کہ جو روز کو شب کرتے ھیں

میں نے ایک مولوي صاحب سے کہا کہ آپ امرا و حکّام سے زیادہ میل اور لگاوٹ کرتے ھین' یہ غیر ضروري ہے' اُن پر زیادہ التفات فرمایے جو قانع اور خاموش ھیں اور اللہ اللہ کرتے ھیں -

گدایانے از بادشاھي نفور — بہ اُمیدش اندر گدائي صبور

دیکھئے اللہ تعالی حضرت پیغمبر سے ارشاد فرماتا ہے : ولا تمدن عینیک الی ما متعنابه ازوا جا منهم ولا تحزن علیهم واخفض جناح الذل للمومنین - بولے' کیا میں پیغمبر ہوں - اُنکے آگے حکومت تھي اور جلال خداوندي ' میرے آگے کیا ہے ؟ ٹوٹي پھوٹي گروہ بندي - میں نے دل میں کہا کہ ایمان کي کہي' قناعت اور غیرت اور خود داري کے نہ ہونے سے یہ انداز طبیعت ہوگیا ہے : -

شیخ جي بھي وھي کرتے ھیں جو سب کرتے ھیں
اب تو ھم مصلحةً اُنکا ادب کرتے ھیں

در حقیقت ان روزوں کچھہ ایسا طوفان بے اصولي برپا ہے کہ عقل حیران ہے :

گئے وہ دن کہ جنون تھا مجھے پري کیلیے
حواس باختہ ہوں اب تو ممبري کیلیے

خدا الهلال کے دائرے کو روشن دلوں سے بھردے اور اُسکو بدر کامل بنادے - میں تو یہي کہتا ہوں - هوالرحمن آمنا به و علیه توکلنا' فسیعلمون من هو في ضلل مبین ؟ خدا اس پر قائم رکھے - ایک دوسرے کے لیے دعا کیجیے -

(اکبر)

آیندہ سالانہ اجلاس آل انڈیا محمدن کانفرنس کیلیے رزولیوشن

یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ موجودہ حالات اور واقعات نے مسلمانان ھند کي تعلیمي پالیسي پر ایک خاص اثر ڈالا ہے اور قومي تعلیم کے مسئلہ کو ایک خاص اھمیت دي ہے - اسي لحاظ سے ایندہ سالانہ اجلاس کانفرنس بمقام لکھنؤ منعقد ہونا قرار پایا ہے - اس لئے بزرگان و ھمدردان قوم کي خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے ا . صوبہ کے مسلمانوں کي تعلیمي مسائل کے متعلق جسقدر جلد ن ' سکے رزولیوشن ترتیب فرماکر صدر دفتر کانفرنس میں بھجدیں ا نیز رزولیوشن کے متعلق تمام واقعات اور حالات اعداد و شمار بطور یادداشت کے ارسال فرمائیں - ترتیب پروگرام کے لیئے ضرورت ھي کہ ا . گ . ین پر جلد توجہ کي جاوے - فقط

خاکسار

انریري جاینٹ سکریٹري کانفرنس

لکھنــــو سے ایک دوسری گمنام چٹھی

— : —

نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

— * —

او فرعون وقت اور نمرود زمان ! او ابلیس ابن ابلیس ! تم سمجھتے ھو کہ الہلال نکالکر اور اسمیں قران کی آیتیں بھر کر قوم کے مصلح بن جاؤ گے ؟ یہ منہ مسور کی دال ! پہلے ذرا یہ تو بتلایے کہ آپنے ابتــک کسی کالج تو خیر کسی انگریزی کے اسکول میں ابجد خوانی بھی کی ھے ؟ تم کو شرم نہیں آتی کہ قوم کے اُن مسلّم اور واجب الاحترام سچے لیڈروں کو گالیاں دیتے ھو' جو تمھارے جیسے قل اعوذیے اور قران خوان ملا خرید کر تقسیم کر دیسکتے ھیں ؟ بد معاش ! بے حیا ! شیطان ! آخر تونے اپنے تئیں سمجھا کیا ھے ؟ تیرے جیسے لاکھوں عربی پڑھے ھوے ملاتّے قران بغل میں دابے مارے مارے پھر رھے ھیں' اور انــکو اب کوئی شریف اپنے گھر میں گھسنے بھی نہیں دیتا - بہت کسی نے عزت دی تو اتنا کیا کہ اپنے کسی عزیز کی قبر پر یاسین پڑھنے کے لیئے بٹھا دیا - اب وہ زمانہ گیا جبکہ قل اعوذیوں کی قوم پر حکومت تھی - اب تعلیم اور روشنی کا زمانہ ھے' اور اسکول کا ایک لونڈا بھی مولویوں کی جہالت پر ھنستا ھے ابتو کسی ملا کو منہہ دکھلانے کی جرأت ھی نہ تھی ' اور مذھب مذھب کہکر شیطانی گمراھی پھیلانے کا جادو چل نہیں سکتا تھا ' مگر اب برسوں کے بعد تم قران کے نئے عالم اور مفسر بنــکر آے ھو کہ قوم کو از سر نو مذھبی تعلیم دو' اور یہ صرف تمھیں کو سوجھا ھے کہ پولیٹــکل پالیسی بھی قران سے نکالنی چاھیے' اور ساری دنیا قران ھی میں ھے - الحمد للہ کہ اب قوم تعلیم یافتہ ھے اور تم ایسے کتوں کے بھونــکنے سے اپنی راہ چھوڑ نہیں سکتی - تم سمجھتے ھو کہ الہلال نکالکر اور ظاھر فریب اور ذرا دل کو گرمانے والی عوام پسند باتیں طرابلس اور مجاھد و مدافع کی لکھکر قوم کو پرچا لوگے ' مگر میں تم کو وقت سے پہلے نصیحت کرتــا ھوں کہ اسکا نتیجہ سواے ذلت اور خواری کے کچھہ نہ ھوگا - جاھل تو ھمیشہ مذھب کی روٹی کھانے والوں کے ھاتھہ میں رھے ھی ھیں' انــکے قبلــہ و کعبــہ کہدینے پر فرعون بے سامان نہ بن جانا ' یاد رکھو کہ اب زمانہ تم لوگوں کے مذھبی دام میں نہیں آسکتا - اب مذھب کا دور گیا - دیکھہ لینا اور پھر کہتا ھوں کہ دیکھہ لینا کہ ھر پڑھا لکھا شریف آدمی تمھارے منہہ پر تھوکے گا اور تمھارے تمام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دعوت قران وغیرہ وغیرہ خرافات کی ھڈیاں پسلیاں چور کردیگا تم بڑے عالم اور مقدس بنتے ھو اور لوگوں کو نماز روزہ نہ کرنے پر وعظ کرتے ھو' اور کہتے ھو کہ شیطان نے قوم کو گمراہ کردیا - نابکار ! یہ بھول گئے کہ تم ھی تو اولاد شیطان ھو - میں پوچھتا ھوں کہ آخر تمھیں اتنا غرور کس چیز کا ھے ؟ شاید چار پیسے کا نشہ ھے لیکن جن بزرگ اور عظیم الشان لیڈران قوم کو تم برا کہتے ھو' انــکے خانساماں عجب نہیں کہ تم سے زیادہ روپیہ رکھتے ھوں - یا پھر شاید تم کو اسکا غرور ھو کہ میں نے عربی علوم کی بہت سی کتابیں چاٹ لی ھیں اور میری زبان نہایت تیز اور فصیح اور قلم میں بہت زور ھے' تو ایسا سمجھنا بھی تمھارا شہدا پن ھے - اپنی عربی دانی کو تو کسی مسجد یا قبرستان میں لیجاؤ ' یہاں درکار نہیں ' رھا زور قلم و زبان' تو اس سے ھوتا ھی کیا ھے - ھم خوب جانتے ھیں کہ تم لوگوں نے مسلمانوں کے سچے لیڈروں کے اثر کو نیست و نابود کر دینے کیلیے ایک گہری سازش کر رکھی ھے اور اسمیں تمھارے ساتھہ ایــک اور پرانا ملا بھی شریــک ھے اور وہ بھی مولویت کی چٹائی سے اچک کر لیڈری کی کرسی پر آنا چاھتا ھے ایک آور مولوی بھی اب ملــگیا ھے' جس نے ساری عمر علی گڈہ کا نمک کھا کر اب حــق نمک ادا کرنا چاھا ھے - پہلے تم لوگوں نے (مسلم گزٹ) نــکالا' اور جب لوگوں کو ذرا ٹــٹول لیا تو اب الہلال جو در اصل تمھاری قرآنی بول میں الضلال ھے' شائع کرکے کھلے بندوں ناچنا شــروع کر دیا - امین آباد پارک کے سامنے کے کوٹھوں میں تم شــیطانوں کا مجمع ھوا کرتا تھا ' ھم کو رتی رتی حال معلوم ھے ' ظفــر علی کو بھی تم نے لاھور کے جھگڑوں سے فائدہ اٹھــا کر ملا لیا تھا' مگر خیر ھے کہ وہ پوری طرح شریک نہیں ھوا - کامرید بھی دو رخی چال چلــکر اپنی لیڈری کو دونوں جگہہ چمکا نا چاھتا ھے' اور عجب نہیں کہ اس سازش میں کچھہ شریک ھو - لیکن اب تــک تمھارا یہ مذھبی اور قرآنی لٹکا تو کسی کو نہیں سوجھا تھا - تمھاری اس شیطانی قابلیت کی تو ھم ضرور داد دیں گے کہ قرآن اور اسلام کے نام سے اپنی اواز کو دلفریب بنانے کا خیال تمھارا اختراع ھے - ھم اب بھی سمجھاتے ھیں کہ اس شیطانی شرارت سے باز آجاو - ان بڑے آدمیوں کو - جو ادنا اشارے پر تمھارے پانوں میں بیڑیاں ڈلوا دے سکتے ھیں - اسطرح چھیڑنا اچھا نہیں - اگر ذرا بھی انــکے لب ھلگئے' تو تم مع اپنی مولویت اور عربی کے کــتب خانے اور قران کی تعلیموں اور دفتر الہلال کے طمطراق کے فی النار و السقر ھو جاوگے اور ساری "نبی جی روزی بھیجو" بھول جاوگے - یہ بھی اسلیے کہتے ھیں کہ تم میں ایسی قابلیتیں اور جوھر ضرور ھیں کہ اگر شیطنت سے باز آجاؤ اور کام کرنے والوں کے ساتھہ ملکر کام کرو تو بیشک بڑی عزت اور ناموری حاصل کرسکتے ھو' اور قوم میں سربلند ھوسکتے ھو - یاد رکھو کہ تم علی گڈہ کے لیڈروں کے مخالف بنــکر کچھہ نیک نامی نہیں کما سکتے - یونیورسٹی میں تمھــارے باپ کا کچھہ چنــدہ ملا ھوا نہیں ھے ' جن لیڈروں نے ایک ایک لاکھہ اور دو دو لاکھہ روپیہ دیا ھے ' وہ پوری طرح مالــک ھیں ' جو چاھیں کریں' اگر قوم کے چنــد دُھنیے اور نیچہ بندوں میں طاقت ھے تو دیکھیں کس طرح دخل در معقولات پر قائم رھتے ھیں ؟ تم ناپاک کتّوں کے بھونکنے کو کوئی نہیں سنے گا - لیکن اگر تم انکے ساتھہ ملکر کام کروگے تو قوم کو بھی فائدہ پہنچاوگے اور خود ھم بھی تم کو اپنــا ایک مذھبی لیڈر اور پیشوا بنالیں گے' جسکی واقعی ھم کو ضرورت ھے -

یاد رکھو کہ میں کوئی ایسا ویسا ادمی نہیں ھوں' جو کہتا ھوں بالــکل پتھر کی لــکیر ھے - یہ آخری نصیحت ھے جو تم کو بھیجدی گئی - اگر تم نے بہت جلد الہلال کی پالیسی بدلدی تو خیر - اگر تم یکایک بدلنے میں بد نامی سے ڈرتے ھو تو اھستہ اھستہ بدلدو' ھم خود سمجھہ جائیں گے اور پھر کوئی شکایت نہیں کرینگے - ورنہ اس جملے کو قضا و قدر کے فیصلے کی طرح سمجھو کہ بہت جلد مجبوراً ھم کو فتنہ دبانے کیلیے ھاتھہ پیر ھلانا پڑیگا اور پھر جو کچھہ ھوگا اسکے لیے یہ اشارہ کافی ھے کہ تم کو ھمیشہ کیلیے نیست و نابود کر دیا جاــے گا - تم ابھی بالکل نوجوان ھو' خدا کیلیے اپنی نوجوانی پر رحم کرو اور اپنے آپ کو برباد نہ کرو -

یہ بھی کہدیتے ھیں کہ اگر تم باز نہ آے' تو آور باتوں کے ساتھہ تمھاری پتلی دبلی ھڈیاں بھی ذرا گرمادی جائیں گی - اب ذرا کلــکتہ سے نــکلکر لکھنو آو' تو حقیقت معلوم ھو - اگر بغیر توبہ کیے ھوے تم ابکے لکھنو آے' تو اگر ھم لوگ علم اور شرافت کا ایک ذرہ بھی رکھتے ھیں تو اپنے سامنے لکھہ رکھو' کہ چار باغ سے تم اپنے امین آباد پارک کے اڈے تــک زندہ و سلامت نہ پہنچ سکوگے اور یا تو ھمیشہ کیلیے جہنم رسید کردیئے جاؤ گے یا کم از کم ایک ٹانــگ مبارک تو ضرور شہید کردی جایگی تاکہ تمھاری پوری ٹولی "لنگڑی ٹولی" بن جاے

راقم اگر توبہ کرلو تو تمھارا سچا عقیدت مند اور معتقد - ورنہ تمھارے لیے عزرائیل

ناموران غزوۂ طرابلس

منصور پاشا (جالو) کے مجمع قبائل عرب کے سامنے تقریر کر رہے ہیں -

منصـــور باشـــا الطـــرابلسي

— * —

ایام طرابلـس کا ایک " یوم الذھب "

— * —

ترکي پارلیمنٹ جب قائم ھوئي' تو اکثر لوگوں کو شک تھا کہ ممالک عربیه سے جو مبعوث (ڈیپوٹي) منتخب ھونگے' ان میں پولیٹکل مسائل پررا ے دینے کي قابلیت بھي ھوگي یا نہیں ؟ لیکن پارلیمنٹ کي پہلي ھي نشست میں بالعموم عرب ممبروں نے جس قابلیت اور کارداني کا ثبوت دیا' اس نے تعجب انگیز طور پر اس خیال کو غلط ثابت کردیا - منجمله نامور عرب مبعوثین کے ایک مشہور پرجوش اور سحر بیان ممبر منصور پاشا طرابلسي تھے' جو خاص شہر (بنغازي) کي طرف سے پہلي اور دوسري پارلیمنٹ میں مبعوث منتخب ھو کر گئے تھے -

جنـگ طرابلس کے اعلان کے وقت یه پایه تخت میں تھے' مگر فوراً براہ تیونس طرابلس واپس گئے - انکا سب سے بڑا کارنامه قبائل عرب کے اجتماع اور ولولۂ جہاد کي تولید میں (غازي انور) پاشا کا دست بازو ھونا ھے - جب یه طرابلس پہنچے تھے' تو اعلان جنگ کو کئي ھفتے گذر چکے تھے' مگر تاھم (نشاءت بے) صرف ایک جماعت قلیل عربوں کي فراھم کرسکے تھے' اور بقیه ترکي فوج کے سوا اور کوئي طاقت انکے پاس نه تھي غازي انور پاشا نے صحرا کے قبیلوں میں دورہ شروع کردیا تھا' مگر عربوں کي دیر اثري اور بے فکري سے گھبرا اٹھتے تھے - لیکن انھوں نے پہنچتے ھي غازي موصوف کا ساتھ دیا' اور کامل ایک ماہ صحرا کي تپش اور اونٹ کے پر مشقت سفر میں صرف کردئیے - انکي مادري زبان عربي ھے' خود عرب نژاد ھیں' اسکے ساتھ ھي قوت فصاحت و سحر بیاني میں مسلم و یگانه - جہاں جہاں گئے' اپني آتش بیاني سے دلوں میں جوش جہاد کي آگ بھڑکادي' علی الخصوص وہ عظیم الشان عربي اجتماع' جو ۲۰ نومبر سنه ۱۹۱۱ کو (جالو) کے نخلستان میں ھوا تھا - چونکه اس اجتماع میں انکي تقریر نے پانچ بڑے بڑے قبیلوں کے تمام افراد کو آمادۂ جہاد کردیا' اور انکي شرکت نے آگے چلکر میدان کارزار کي حالت بالکل پلٹ دي' اسلیے تمام عرب اس اجتماع کے دن کو "یوم الذھب" کے لقب سے یاد کرتے ھیں -

انھوں نے خطبۂ ماثورہ کے بعد کہا :

اے اخوان وطن عزیز ! اے بقیۃ اسلاف ابطال ! اور اے وہ صحرائے افریقه کے آزاد نامورو' جواب تک انقلاب زمانه کے تغیر اور یورپ کے فتنۂ عظیم سے محفوظ ھو ! ! یه تم کو کیا ھوگیا ھے که بے فکري کے ساتھ صبح کو اپنے کھیتوں کي طرف جانے کیلیے عصا اٹھاتے ھو' حالانکه وہ دشمن قریب ھیں' جنکے قاتم گھوڑوں کے سم تمھارے سرسبز مرغزاروں کو پامال کردینگے - یه کیسي غفلت کي سرشاري ھے که تم نے اپني معصوم لڑکیوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو میدانوں میں کھیلنے کیلیے چھوڑ دیا ھے - حالانکه وہ دور نہیں ھیں' جنکي بندوقوں میں انکو زخمي و خون آلود کردینے کیلیے گولیاں بھري جارھي ھیں - تم کیسي فارغ البالي سے چاندني راتوں کو اپني آزاد سرزمین اور حریت کي فضا رکھنے والے آسمان کے نیچے سوتے ھو' حالانکه اب وہ وقت نزدیک ھے که تمھارے پاؤں میں غلامي کي بیڑیاں پڑجائیں گي' اور تمھاري عورتیں آزاد عرب بچه جننا چھوڑ دیں گي - شہر طرابلس میں جب که تمھارے بھائیوں کي لاشوں سے تمام نخلستان خون آلود ھو رھا ھے' مجھے خدا کے لیے سمجھا دو که تمھاري آنکھوں میں کیونکر نیند آتي ھے ؟ تم یہاں کي آزاد ھوا میں اپنے بچوں کو اونٹني کا تازہ دودہ پلاتے ھو' حالانکه چھہ دن کے فاصلے پر تمھارے بہت سے بھائي ھیں' جنکے بچوں کے سامنے اپنے زخمي عزیزوں اور باپوں کے خون کے سوا اور کوئي شے پینے کیلیے نہیں ھے - وہ تمھارے آباو اجداد کرام' جنھوں نے کلمه توحید کے علم کو اپني لاشوں کے اوپر کھڑا کیا تھا' آج قبروں کے اندر سے تمھیں پکار رھے ھیں که انکے وقت سے زیادہ آج تمھارے دین مبین کو تمھاري جاں نثاري کي ضرورت ھے - اگر انکي آواز تمھارے کانوں میں نہیں آتي' تو کیا اپنے خدائے عزوجل کي اس آواز کو بھي نہیں سنتے ؟

ومالکم لاتقاتلون فی سبیل الله والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا [اے مسلمانوں ! تم کو کیا ھوگیا ھے که الله کي راہ میں اور ان بے بس مردوں' عورتوں' اور بچوں کیلیے جہاد نہیں کرتے' جو عاجز آکر خدا کي جناب میں دعائیں مانگ رھے ھیں که ھمکو اس آبادي سے نجات دے' جہاں ھم پر ظلم کیا جارھا ھے' اور خود ھي اپنے طرف سے کسي کو ھمارا حامي بنا' اور مدد کیلیے بھیجدے]

اسکے بعد انھوں نے اٹالین مظالم اور ۲۶ اکتوبر کے قتل عام کي تصویر ایسے جگر خراش اور دلدوز لفظوں میں کھینچي' که تمام مجمع میں شور آہ و بکا شروع ھوگیا' لوگ بے اختیار ھو ھوکر رونے لگے' اور تمام مجمع چلا اٹھا که " جس وقت تک ھم اپنے بھائیوں کا انتقام نه لے لینگے' اور کفار کا ایک متنفس بھي سرزمین طرابلس میں باقي رھے گا' اس وقت تک ھم پر اس صحرا کي فضا حرام ھے " و ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا -

(جالو) میں " یوم الذھب " کا عظیم الشان اجتماع - جسمیں منصور پاشا تقریر کر رہے ھیں -

کارزار طرابلس

مسئلۂ صلح

— * —

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين - بل الله مولاكم، وهو خير الناصرين (۳ - ۹۹) (۱)

یورپ کے اثار جنگ سے بھي بڑھکر تشویش انگیز خبریں جو اس هفتے آئي هیں' وہ اٹلي اور ترکي کي صلح کي تصدیق و توثیق ھے - نئي وزارت پہلے هي سے صلح کي سلسلہ جنبانیوں کو رد کردینے کے لیے کوئي استحکام اپنے اندر نہیں رکھتي تھي' اسپر مسئلۂ مقد دنیا کي پیچید گیوں نے اور زیادہ صلح کي راہ صاف کردي - آخري خبر جو ریوٹر نے دي ھے' یہہ تھي کہ شرائط کا فیصلہ هو چکا ھے' اور آخري دستخط ۸ اکتوبر کو هو جائیں گے -

لیکن یہہ کیسي عجیب اور خطر ناک بات ھے ! جو قوم طرابلس میں بر سر پیکار ھے' جن کو خود ترکوں نے دشمنوں کے سامنے لاکر کھڑا کردیا ھے' اور صلح کے بعد جنکے گلوں میں روما کے صلیب پرستوں کي غلامي کا طوق پڑنے والا ھے' خود اُس کي خواهشوں اور درخواستوں کو اس قرار داد صلح کے موقع پر بالکل نظرانداز کیا جارها ھے ! گذشتہ مہینوں میں صلح کي افواہ سنکر مجاهدین عرب اور قبائل سنوسیہ نے جو متواتر پیغامات بھیجے تھے' وہ اخباروں میں شائع هوچکے هیں' لیکن اس مرتبہ ترکي کي تازہ ڈاک سے اس بارے میں آخري اور فیصلہ کن خبر معلوم هوتي ھے -

هم نے الهلال کے دوسرے نمبر میں (فرهاد بک) مبعوث طرابلس کي تصویر شایع کي تھي - ۷ اگست کو بک موصوف نے مقام (نکردن) سے ترکي کي وزارت کے نام حسب ذیل مضمون کا تار بھیجا ھے :

" طرابلس میں مجاهدین نے اجتک جسقدر مدافعت کي ھے' وہ حکومت کي مدد اور طاقت پر نہیں' بلکہ صرف في سبیل اللہ حمیت ملي اور غیرت وطني کے جوش سے' پس اگر حکومت نے خدا نخواستہ کسي اپني قرار دادہ تجویز کي بنیاد پر صلح کرلي' تویہ غلطي اُس غلطي سے بھي زیادہ خطرناک هوگي' جو حقي پاشا کي وزارت سے طرابلس کي حفاظت و تحصین میں هوئي تھي اور جسکا نتیجہ اٹلي کا اعلان جنگ هوا - ابتک پوري طرح صلح کي خبریں تمام مجاهدین تک نہیں پہنچي هیں' مگر عنقریب پہنچ جائیں گي' اور اس سے دولت عثمانیہ کي جدید عربي مقبولیت و عقیدت کو ناقابل تلافي نقصان پہنچے گا - یہاں جسقدر باشندہ شہر' ترکي حکام' ترکي فوج' اور اُسکے افسر موجود هیں' وہ بھي مجاهدین کي آراء کے تابع اور انکي خواهشوں کے خلاف قدم اٹھانے کي اصلا طاقت نہیں رکھتے' پس اُن پر بھي صلح کا کوئي اثر نہیں پڑسکتا - اگر آپ لوگوں نے ان تمام خطرات کي پروانہ کي' اور صلح ایسي شرائط پر کرلي' جسکي وجہ سے اٹلي کا جزئي اثر بھي خاک طرابلس پر قائم رها' تو مجھکو اس بد شگوني کیلیے ملامت نہ کیجیے کہ یہ ایک اشد شدید اسلامي ماتم کا دن هوگا - (فرهادبک "

(۲) مسلمانوں ! اگر تم کافروں کے کہنے میں آجاؤگے تو وہ تم کو اُلٹے پاؤں لوٹا کر لے جائیں گے پھر تم هي اُلٹے فتح کے بعد ناکامي کے گھاٹے میں پڑجاؤگے - انکي اظہار دوستي سے متاثر هوگئے هو تو یاد رکھو کہ تمھارا اصلي دوست تو خدا ھے اور وهي سب مددگاروں سے بہتر مددگار ھے -

حضرة الشیخ احمد السنوسي کا ورود

(۲)

شیخ کا حلیہ اور عمر

شیخ کي عمر تیس اور چالیس کے درمیان هوگي' قد متوسط ھے' چہرہ گورا' رنگ بالکل سپید' آنکھیں سیاہ' سینہ عریض' تھوڑي چھوٹي' اور مونچھیں باریک هیں - اکثر اوقات خالص بدوي لباس زیب جسم فرماتے هیں اور کبھي کبھي مصري لباس بھي پہن لیتے هیں - کاندھے پر ایک زرد چادر پڑي رهتي ھے' جسپر روپہلي زنجیروں سے (قصیدۂ) بردہ کے بعض اشعار تبرکا منقش هیں - اسلحہ کے قسم سے صرف ایک تلوار کمر میں لٹکتي رهتي ھے اور ایک فرانسیسي بندوق (لبل) قسم کي پاس رهتي ھے - انکي خاص سواري کا گھوڑا سرخ رنگ کا ھے اور اُسپر ایک ریشمیں چادر پڑي رهتي ھے جو طلائي اور روپہلي کارچوبي کام سے زریں ھے -

وسعت نظر و تبحر علمي

تمام علوم اسلامیۂ دینیہ پر انکي نظر نہایت وسیع ھے - مجھکو سخت تعجب هوا' جب اندرون صحرا کے ایک شیخ کو یورپ کے موجودہ پولیٹکل مسائل و معاملات' اور مسیحي حکومتوں اور مشرقي مسئلہ پر نہایت باریک بیني کے ساتھہ بحث کرتے هوے پایا - انکي دیني غیرت و حمیت اور جوش روحاني کي نسبت تفصیل غیر ضروري ھے' کیونکہ جوشخص کئي ماہ کا متصل سفر کرکے جہاد في سبیل اللہ میں شرکت کے لیے آیا هو' ظاهر ھے کہ اسکے جذبات دیني کس قسم کے هو سکتے هیں ؟

ترکي کي موجودہ حالت کي نسبت گفتگو هوئي تو انھوں نے زور دیکر کہا کہ " اصل شے داخلي سکون و اتحاد' اور علي الخصوص حکام و امرا کا عدل و اتباع شرع ھے - جب تک یہ بات پیدا نہوگي محض فوجي طاقت کا حصول اور قواے جنگ کي افزایش کچھہ مفید نہیں هوسکتي - عثماني جنگي قوا کي نسبت فرمایا کہ صرف بري فوج کي عمدگي اور قابلیت کارآمد نہیں هوسکتي' سب سے زیادہ ضروري شے بحري قوا کي ترقي اور سمندر میں اقتدار و نفوذ حاصل کرنا ھے اور یہي شے هم میں نہیں ھے'

موجودہ جنگ کي نسبت انکي راے یہ ھے کہ " یہ ایک عجیب و غریب فرصت ھے جو اسلام کو یورپ کے مقابلے میں حاصل هوئي ھے - اسکو ضائع نہیں کرنا چاهیے - صلح و غیرہ کا خیال نہایت سخت خطرناک غلطي ھے - ابتو یہي چاهیے کہ اهل عرب کي بہم شدہ دعوت جہاد کو بالکل قائم رکھا جاے' اور طرابلس کي جنگ اُسوقت تک جاري رهے' جب تک ایک اطالي سپاهي بھي طرابلس اور برقہ میں باقي نظر آے " شرائط صلح کا تذکرہ نکلا تو ارشاد فرمایا کہ " کسي یورپین طاقت کا جزئي قبضہ بھي آجکل مشرق میں گویا کلي استیلا ھے - دولت علیہ کو چاهیے کہ خواہ کیسي هي شرطیں هوں مگر ابداً راضي نہو : فقاتلوهم' حتى لا تكون فتنة' و يكون الدين لله "

جنگ ترکي و یورپ

(از ڈیلي ٹیلي گراف لنڈن)

ترکي اور بلغاریا کي فوجي طاقت کا مقابلہ

گذشتہ چند سالوں میں بلغاري فوج نے معتدبہ ترقي کي ہے پہلے پہل سنہ ۱۸۷۹ - سے لیکر سنہ ۱۸۸۵ - تک کیلیئے روسي افسروں نے اسکي نظم و ترتیب کي ذمہ داري اپنے ہاتھوں میں لي تھي - بلغاري کسانوں میں جنگي استعداد کافي ہے' اور جنگ کي مشقتوں سے یکایک خائف و بیدل نہیں ہو جاتے - فوجي خدمت جبري ہے' اور مسلمان آبادي تین سو روپیے کي ادائگي اور چند مشکل سے مشکل شرایط طے کرلینے کے بعد اس سے نجات پاسکتي ہے - بلغاري فوج میں دائمي و مستقل' اصلي مستحفظ' مستحفظ' اور بے قاعدہ' تینوں طرح کے گروہ ہیں - امن و سکون کے دنوں میں صرف مستقل فوج رکھي جاتي ہے - لیکن اگر ضرورت پیش آجاے' تو تمام فوج کام کے لیئے بلائي جاسکتي ہے - بے قاعدہ فوجیں صرف سرحد کي حفاظت اور پاسباني کے لیئے متعین ہیں - ہر سال ۲,۴۰۰۰ نوجوان فوج میں داخل ہوتے ہیں - کل فوج ۹ ڈویزنوں میں منقسم ہے - ہر ڈویزن کے دو بریگیڈ - ہر بریگیڈ کي ۴ رجمنٹیں اور ۹ بیٹریاں ہوتي ہیں - اسپ سواروں کي ۶ رجمنٹیں ہیں' انکے ہڈکوارٹر صوفیا' فیلي پولس' سلیوین' شملہ' رسچک' ورازا' دبنیزا' اسکیز گرد' اور پلونا میں ہیں - بلغاریا کي فوج میں اصلي کمزوري اسلحہ کي ہے - اس زمانے میں آنکي ریفلیں زیادہ مفید نہیں - ہر پیادہ فوج کے ساتھہ مشین گن کا بھي ایک صیغہ لٹکا رہتا ہے - توپ خانوں میں تیز رو توپیں بھي ہوتي ہیں - ایک حد تک بار برداري کا انتظام جدید ضروریات کے مطابق بنالینے میں بھي سعي کي گئي ہے' تاہم آلات جنگ کي کمي نمایاں اور مسلم ہے - ذیل میں بلغاریا کي حالت امن کي فوجي قوت کي ایک فہرست درج کي جاتي ہے :—

پیادہ فوج	...... ۳۵,۵۰۵	انجینیر	...... ۳,۴۱۲
سوار	...... ۵,۶۶۰	متفرق	...... ۴,۰۷۹
توپخانوں کي فوج	... ۷,۹۳۷	میزان	...... ۵۶,۵۹۳

اس تعداد پر مستحفظ کا اضافہ کیجئے تو ۲,۲۰,۰۰۰ کا شمار آتا ہے - اسکے علاوہ بیقاعدہ فوج کي تعداد ۵۸,۰۰۰ ہے - اس سے واضح ہوا کہ بلغاریا میں کل ۲,۷۵۰۰۰ آدمي لڑنیوالے ہیں - انکے علاوہ نیم تربیت یافتہ قافلوں سے بھي ۲۰,۰۰۰ آدمي کي توقع کي جاسکتي ہے -

---

موجودہ عثماني قواے جنگ

ترک کہتے ہیں کہ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کیلیے ۱۰ لاکھہ سے زیادہ فوج ہے - پہلے عیسائي رعایا اور قسطنطنیہ کي آبادي ٹیکس کي ادائگي کے بعد فوجي خدمت سے آزاد تھي' لیکن اب جبري خدمت کے لیے تمام عثماني رعایا مجبور ہے' جب سے فوجي تنظیم جاري ہوئي ہے' عثماني شہنشاہي ۷ فوجي اضلاع میں منقسم ہے' لیکن گذشتہ سال سے فوجوں کي ترتیب ۱۴ آرمي کوروں (فوجي حصے) میں شروع کي گئي ہے - ترکوں کے ہاں فوج کے ۴۲ ڈویزن ہیں - ان میں سے بعض امن کي حالت میں ۱۰ - بٹالین کي ہوتي ہیں' اور لڑائي کے دنوں کي بھي اکثر یہي صورت رہتي ہے - اگر وقت شدید پیش آجائے' تو ۷۹ برس کا بوڑھا ترک بھي عثماني علم کے نیچے موجود ہو جاتا ہے - جو رنگروٹ خدمت کے قابل سمجھے جائیں' انکي تقسیم نظام' ردیف' اور مستحفظ کي صورت میں ہوگي - حالت اول میں ۳ برس' حالت دوم میں ۹ برس' اور حالت سوم میں ۲ برس کي خدمت درکار ہوتي ہے -

فوج نظام کي ۲۲ ڈویزن ہیں - جن میں ۳۵۷ بٹالین ہوتي ہیں - ۲۰ اسپ سوار بریگیڈ' جنمیں ۲۰۷ اسکوڈرن' ۱۶ آرٹیلري بریگیڈ (توپ خانے)' جنمیں ۲۷۱ باٹریاں شامل ہیں - ان فوجوں کي تعداد ۲,۶۰,۰۰۰ ہے - اور ۱,۲۰,۰۰۰ مستحفظ فوج کا بھي اسپر اضافہ کرنا چاہئیے - علحدہ علحدہ ردیف اور مستحفظ کي تعداد ۶,۰۰۰۰۰ سے ۷,۰۰۰۰۰ تک ہے -

تمام فوجیں اعلی درجے کي ماسر ریفلوں اور مارٹیني ہنري ریفلوں سے آراستہ کرلي گئي ہیں - توپخانے سب کے سب فوج نظام کے ہاتھہ میں ہوتے ہیں' اور متفرق اقسام کي کرپ توپوں کا ذخیرہ وافر جمع ہے -

پچھلے برسوں میں في الحقیقت اگر ترکوں نے کوئي عظیم الشان کام کیا ہے' تو وہ فوج کي ترقي اور نظام ہے - جرمني تعلیم گاہوں کے تعلیم یافتہ ماہر' اور یورپ کے اعلی ترین فن حرب جدید کے مشاقوں سے عثماني فوج بھري ہوئي ہے -

خلیل بک مبعوث قسطنطنیہ

انجمن اتحاد و ترقي کا نامور ممبر - اور پہلي پارلیمنٹ کا صدر - جنگ کے آثار دیکھکر اس نے اعلان کردیا ہے کہ تمام ملک میں مجاہدین عثماني کي جماعتیں طیار کي جائیں اور سب سے پہلے خود اپنے تئیں پیش کیا ہے' حالانکہ یہ موجودہ گورنمنٹ کا شدید ترین مخالف تھا

یونان اور مانٹي نگرو کي قوت

اگر جنگ ہوئي تو یونان اور مانٹي نگرو کي مشترکہ فوج ۱,۰۰۰۰۰ کي تعداد تک پہنچ جائگي - یونان کي جنگي طاقت ۵۰,۰۰۰ سپاہ کي ہوگي - اسکي فوج کي ۳ ڈویزن' ہر ایک ڈویزن میں تین تین انفنٹري بریگیڈ کي ہیں - اور بریگیڈ چار بٹالین کي ہوتي ہیں - ایک بٹالین لائٹ انفنٹري (سبک پیادہ فوج) کي بھي ہے - ایک میداني توپخانہ ۸ باٹریوں کا' ایک اسپ سوار رجمنٹ ۶ اسکواڈرن کي' ایک بٹالین انجینیروں کا' اور دو بار بردار کمپنیاں بھي ہیں - فوجي خدمت ۳۶ برس کي ہوتي ہے - میداني فوج کے پیچھے دو قسم کي مستحفظ فوجیں اور ایک نیشنل گارڈ رہتي ہے -

صداے ملت

—*—

الهلال كي دعوت كي نسبت

—:—

ققیرے مطبوعه چٹهي جو گیارهویں نمبر ے ساتهه شائع كي تهي - اسکے جوابات بکثرت آرهے هیں - برجوۂ آتیه انکو شائع کرنا مناسب سمجهتا هوں - (۱) ان تحریرات كي اشاعت سے لوگ اندازہ کرسکینگے كه مسلمانوں ے خیالات میں کس درجه تغیر هوگیا هے اور وہ پچهلے جمود ازر العاد سے کس درجه اكتا گئے هیں - اگر انکو شائع نہیں کیا گیا - تو قوم ے اصلي خیالات پر پردہ پرجاے گا (۲) في الحقيقت الهلال اسکے سوا کچهه نہیں هے كه اسلام كي قديمي دعوت كا احياء کرنا چاهتا هے - پس جو لوگ اسکے معرف هیں وہ اسکے نہیں - بلکه اُس دعوت ے معرف هیں - انکے خیالات ے شائع هونے سے اس اُمید کو تقویت هوگي كه قوم قديمي العاد آمیز رهنمائیوں سے نکلکر اعتصام بکتاب الله و سنۃ رسوله کیلیے بهمه و جوہ مستعد هے - (۳) ان میں بعض خطوط ایسے بزرگوں ے بهي هونگے جنکي تحریر بجاے خود ایک دلچسپ مراسلے كا حكم رکهتي هے - (۴) سب سے زیادہ یه كه طبقه عوام و متوسط كي آواز خواص ے مقابلے میں بلند هوگي جو حیات ملي كي بنیاد هے - (۵) لاهور سے ایک صاحب لکهتے هیں كه (آپنے مطبوعه چٹهي ے آخر میں جو خطوط كو بصیغۂ راز رکهنے كي نسبت لکهدیا هے - یه شاید اسکي تمهید هے كه تمام جوابات چهپاکر رکهدیے جائیں اور اسطرح آپکي دعوت كي نا کامي كي دنیا کو خبر نهو - لیکن اگر آپنے تمام خطوط چهاپ نه دیے تو بذریعه پیسه اخبار میں مطالبه کرونگا) لیکن میں انکو یقین دلاتا هوں که میرا مقصود یه نه تها - لوگوں میں ایماني جرات باقي نہیں رهي هے - آغاز اشاعت سے دیکهه رها هوں که ملک ے بعض سر براوردہ اشخاص تک الهلال كي دعوت كي تعریف و توصیف میں خط لکهه رهے هیں اور انکي اشاعت پر بهي مصر هیں مگر ساتهه هي لکهتے هیں که همارا نام پوشیدہ رکها جائے - میں نے انکو شائع کرنا ضروري نه سمجها - پس خیال هوا که مقصود مشورہ و علم ارا هے - ایسے اصحاب کو مطمئن کردیا جاے که انکے نام شائع نهونگے - باقي رهي دعوت الهلال كي نا کامي - تو الحمد لله که نا کامي و کامیابي کیلیے مجهکو جس ذات ذوالجلال كي راے لیني تهي - وه پہلے دن هي لے چکا هوں - اب کسي آور راے كا محتاج نہیں - اگر قرآن كي دعوت آپکے عقیدے میں نا کام هے تو الهلال کو بهي نا کام سمجهئے (نوٹ) ان خطوط میں کسي طرح كي تبدیلي نہیں كي گئي هے - مگر صرف دوباتوں میں - ایک تو سر نامے سے القاب ے الفاظ نکالدیے هیں - دوسرے بعض ایسے جملوں کو - جن میں حد سے زیادہ محض شخصي تعریف تهي - یا بعض معاصرین و اشخاص ے متعلق به تصریح اسما کچهه لکها گیا تها - امید هے که احباب اتني تبدیلي کیلیے معاف فرمائیں گے - (ایڈیٹر)

(جناب محمد عبد الرحیم صاحب بي اے (علیگ) و پریسیڈنٹ)
(یونین کلب علي گڈہ کالج)

مجهے جناب ے اخبار ے مقاصد سے اصولاً دلي اتفاق هے - میں اسکے اجرا کو - خصوصاً ایسے وقت میں جیسا که موجودہ وقت - هے قوم و ملک کیلیے بے انتها مفید خیال کرتا هوں -

(۱) هندوستان میں ایک بهمه وجوہ مکمل مسلم یونیورسٹي كي ضرورت میں مجهے کلام نہیں ' البته آپکي طرح ایسي یونیورسٹي كي نظر بحالات موجودہ ملنے ے امکان میں مجهے بهي شک تها اور رهیگا -

(۲) پالیٹکس میں آپکي تعلیمات نوجوانان قوم ے دلي خیالات كا آئینه هیں ' مگر بهتر هو اگر ان تعلیمات كا صحیح پروگرام بهي اصول قراني ے بموجب تیار کرکے پیش کردیا جاوے - اصولاً آپسے بالکل اتفاق هے -

---

جناب ظفر حسن علوے سفیر محمدن کانفرس علي گڈہ

(۱) آپکي یعنے الهلال كي دعوت (پالیسي) سے مجهکو کلي و جزئي اتفاق هے - اصول میں بهي ' فروع مین بهي ' بلا کسي ترمیم ے - میري یه راے گذشته گیارہ نمبرونکے مطالعه پر مبني هے -

(۲) لب و لهجه كي نسبت میں آپ سے بهي زیادہ سخت هوں میرے نزدیک الهلال كا لب و لهجه نرم هے ' سخت نہین هے -

مین بذات خود اس خیال كا آدمي هوں که قوم میں ایک جماعت الهي هوني چاهیے اور اسکو اسقدر اقتدار حاصل هونا چاهیے که هر فرد قوم سے خلاف کتاب و سنت افعال پر سختي ے ساتهه محاسبه کرسکے ' اور اس ناپاک آزادي کو جسنے تمدن و معاشرت میں اسلام كي گهول ازادي ' عام طور پر معصیات و بدعات كا دروازہ کهول دیا - اسلامي سوسائٹي سے خارج کردیا جاے - میں بهلا کب کهه سکتا هوں که الهلال كا لب و لهجه سخت هے - میں تو نام بنام علي الاعلان به بانگ دهل محاسبه کو آجکل نهایت مفید سمجهتا هوں -

(۳) حق اور نیک نیتي سے زیادہ قوي کوئي چیز نہیں - اسکي کرسي اسقدر اونچي هے که اهل وجاهت كي مخالفت كا هاتهه وهاں تک پهونچ نہیں سکتا - فتح آخر میں صداقت هي ے لیے هے -

---

- مسٹر محمد عبد الله حسین صاحب سوداگر چرم از تیتاژا (مارواژ)

الهلال كي دعوت كا اصول تعلیم کتاب الله و سنت رسول سے تو کسي مسلمان کو اختلاف نہین هوگا اور نه هوسکتا هے - اگر اسمیں کسے کو شک اور اختلاف هو تو اوسکے اسلام میں شک سمجهئے پولیٹکل پالیسي كا ماخذ بهي قران و سنت هونا چاهیے - اسمیں کوئي شک نہیں که مسلمانوں نے قرآن کو بالکل بهلا دیا هے اور هر شعبۂ زندگي میں زید و عمر و كي ذاتي رائونکو بجائے قرآن اور سنت کے اپنا طریق عمل بنا رکها هے - خدا آپکو اپنے ارادہ میں کامیاب کرے اور آپکي کوششیں مشکور هوں - نیز آپکو جزاي خیر دے که اسوقت اخباري دنیا میں یه پهلي آواز هے جو آپنے بلند كي هے -

رها طریق دعوت او رپیرایۂ بیان - تو گو یه فروعي امر هے اور بعض احباب کو الهلال كا لب و لهجه سخت معلوم هوتا هو ' مگر میري راي میں تو اسوقت جو حالت خراب هم لوگونکي هو رهي هے اوس سے بیدار کرنے ے لیے اس سے بهي زیادہ آواز سخت کرنیکي ضرورت هے -

برسوں ے سوئے هوے معمولي اور نرم آواز سے تهوڑے هي بیدار هو سکتے هیں -

یونیورسٹي ے مسئله ے متعلق جو آواز آپ نے اٹهاي اور اپنے منهه میاں متهو بننے والے لیڈرونکي جو قلعي آپ نے کهولي هے اوسکے لیے آپ تمام قوم ے شکریه ے مستحق هیں مگر آپکو تو اس سے کچهه بحث هي نہیں ' قوم شکر کرے یا نکرے میں تو هزار شکرگذار هوں خدا آپکو جزاي خیر دے -

مکرر آنکه اجکل خود ساز لیڈرونسے احتساب كا سلسله اس سے بهي زیادہ سخت لهجه میں جاري رکهیے -

---

جناب علي اکبر خان صاحب ملیح آباد ضلع لکهنؤ

پالیسي اخبار كي بهت مناسب هے ' اگر اسدرجے سے اخبار گر گیا تو پهلا شخص میں هونگا جو اسکے پڑهنے سے اعلحدگي اختیار کرلے گا - میں آپکي زیادہ تعریف کیا لکهوں که کس قابلیت ے ساتهه جنابکا پرچه نکلتا هے ' بخدا مجهے الهلال دیکهنے کا کمال شوق هے - میں نے بهت پرچه دیکهے ' مگر ایسا پرچه ابهي تک

میری نظر سے نہیں گذرا ' آپکو سوائے دعا دینے کے اور کچھہ ہمارے پاس نہیں ہے ' آپکو بخوبی معلوم ہے کہ مجھے اس اخبار سے خاص محبت ہے - میں نے بڑی کوشش اسکی ترقی کے واسطے کی اور اکثر خریدار بہم پہنچائے - مگر کمزور پالیسی اگر اختیار کی گئی تو پھر افسوس کے ساتھہ مجھے الہلال سے قطع تعلق کر لینا پڑیگا آپکو کسی قسم کا مشورہ دینا حماقت ہے آپ خود ان امور کو بہتر سمجھہ سکتے ہیں اگر کسی کو دعوت الہلال سے انکار ہے جیسی دعوت کہ الہلال دینا چاہتا ہے ' تو اسکا جواب ہم تو کیا دے سکتے ہیں - اگر حضرت عمر زندہ ہوتے تو دربالشت کا درہ آنکو بخوبی جواب دے سکتا تھا -

---

چاندنی کا عاشق از ہوشیارپور

کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا ؟

(۱) کلیں جب بنکر تیار ہوتی ہیں تو آزما کر اور ذرا چلا کر دیکھہ لی جاتی ہیں ' اور انکی چال میں اگر کوئی نقص ہو تو نکال دیا جاتا ہے - مگر کلوں کے موجد کا معصوم بچہ جب کھڑا ہونا اور چلنا سیکھتا ہے تو بلا روک ٹوک چلنے دیا جاتا ہے - اسوقت اسکا نقص نکالنا گویا اوس میں نقص پیدا کرنا ہوتا ہے -

(۲) ہمارا الہلال بے جان اور دن بدن گھٹنے والی مشین نہیں ہے ' بلکہ دمبدم بڑھنے والا - ایک زندہ انسان -

الہلال کو دیکھکر اگر زبان سے کوئی کلمہ نکالا جاسکتا ہے تو بس ایک " احتیاط " کا کلمہ ہے مگر دل ڈرتا ہے کہ کہیں اسکی اصلیت اور سادگی میں بناوٹ ' اسکی وارفتگی میں تصنع - اسکی لطافت میں کثافت ' اسکی حرارت میں خنکی ' اور اسکی حریت میں فرق نہ آجائے

(۳) جس چاند کا مدار خدا نے مقرر کر دیا ہو - اور جس چاند کو ضیاء خدا نے دی ہو ' انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ اُس میں نقص نکالے ' ہمارے الہلال کا دار مدار ہی جب خدا کے کلام (قرآن) پر ہے ' اور جب یہ روشنی بھی اسی نور ہدایت (قرآن) سے حاصل کرتا ہے تو بس ایک یہی مشیر اعظم اسکے لیے کافی ہے - انسانی مشوروں پر جو غلطی کے احتمال سے خالی نہیں ہوسکتے اسکو اپنا زیادہ انحصار نہیں رکھنا چاہیئے -

(۴) الہلال کی پولیٹکل یا قرآنی تعلیم کی شعاعیں جو ایک لیڈنگ آرٹیکل کی شکل میں نکل چکی ہیں ' واقعی انہوں نے الہلال کو چار چاند لگا دیے ہیں اور اسکو قابل رشک بنا دیا ہے - دعا ہے کہ خدا اسکو حاسدوں کی نظر بد سے بچائے - یہہ آرٹیکل جب میں پڑھ رہا تھا ' اندرون قلب سے بے اختیار مرحبا مرحبا کی آوازیں آرہی تھیں - اور لب چاہتے تھے کہ لکھنے والے ہاتھہ کو چوم لوں - یقین ہے کہ الہلال کے اور بھی سب دیکھنے والونکے دل اس قابلانہ مضمون کی بے انتہا سچائی سے متاثر ہوے ہونگے - زبان سے اگر کوئی نہ کہے تو اور بات ہے -

(۵) مجھسے اگر کوئی پوچھے کہ الہلال کیسا ہے ؟ تو کہونگا بس چاند ہے ' جو دل کو بھی بھاتا ہے اور آنکھوں کو بھی -

بہار عالم حسنش دل و جاں تازہ میدارد
بہ [illegible] اصحاب صورت را بہو ارباب معنی را

جناب مولانا سید عبد الحکیم صاحب سیف از شاہجہاں پور

الہلال کا گیارھواں نمبر معہ ضمیمہ پہنچا - ہر نمبر چشم دل سے بار بار دیکھا گیا ہے اور تا حد امکان ہر مضمون پر غائر نظر ڈالی گئی ہے - آپ ہمارے اُس مرض کا علاج کرنا چاہتے ہیں جسنے ہمکو [illegible] بنا کر بستر [illegible] دیا ہے - آپکی تشخیص و حذاقت کی مدح کا ابھی موقع نہیں ' زندان ہلاکت کے گرفتار جب رہائی پائیں گے ' تو انکا دل خود دعائیں دیگا - صدیوں سے جس تعلیم پر اسلامی تعلیم کا اطلاق کیا جاتا ہے ' وہ صرف رسوم و بدعات و مشرکانہ خیالات کا اک دفتر ہے ' جسپر غور کرنے سے دل کو پریشانی ہی نہیں ہوتی بلکہ روح کو صدمہ پہنچتا ہے - اپکا یہ ارشاد اصل حقیقت ہے کہ " جس دن مسلمانوں میں اُنکی گم شدہ بلکہ فنا گشتہ قرانی تعلیم کی روح پھر پیدا ہو جاےگی اُسدن وہ اپنے اندر ہر چیز کو کامل و اکمل پائیں گے "

کون سی وہ بری گھڑی تھی جب مسلمان دام تقلید میں گرفتار ہوے تھے - اِسی موذی مرض نے شیروں کو روباہ بنا کر اس قعر مذلت و ہلاکت میں گرایا ہے ' جس سے اُبھرنا محال ہے تقلید ہی نے جملہ آثار ترقی کو رفتہ رفتہ مٹایا ' یہانتک کہ اب قوت سماعت و بصارت بھی سلب ہو گئی - یہی وہ تیغ زہر آلود ہے جسنے مسلمانوں کی مجموعی قوت کو پارہ پارہ کرکے دلوں میں سم نفاق بھر دیا -

ہر کس از دست غیر نالہ کند سعدی از دست خویشتن فریاد

اگر کوئی غریب مسلمان حق گوئی اپنا شعار کرے تو اُسے یہ بد نصیب بیوقوف و دیوانہ ہی نہیں بناتے ' بلکہ قابل نفرت خیال کرتے ہیں ' اور حق بات سنکر تو اسدرجہ گھبراتے ہیں ' جسطرح ایک سیہ دل دنیا دار موت کے نام سے -

مولانا ! آپکو معلوم ہے کہ اب ایسی نازک حالت ہو چلی ہے کہ راست باز اور حق جو مسلمان اس رائج الوقت اسلامی تعلیم سے واللہ بالکل بیزار ہیں - اگر کلام الہی کی تعلیم نے انکی مدد نکی تو وہ دن قریب آگیا ہے کہ اُکتا کر کوئی دوسری راہ نجات تلاش کرینگے اور یہ شعر پڑھکر اپنے برادران یوسف سے ہمیشہ کیلیے جدا ہو جائیں گے -

تو بخویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری
بخدا کہ لازم آمد ز تو احتراز کردن

اس حالت کو جناب نے پوری طرح محسوس فرمالیا ہے اور اسی کے علاج پر متوجہ ہوے ہیں -

ہمارے روحانی عوارض کا علاج تعلیم قرانی کے سوا ہو ہی نہیں سکتا - یہی وہ مجرب علاج ہے جسنے عرب کے جاہل وحشیوں کو کامل بنایا ' بڑے بڑے قیصران کج کلاہ نے اُنکے سامنے سر نیاز خم کیے ' یہ بیمار نادانی اگر اب بھی اسی مجرب دوا کو استعمال کرنا شروع کردیں ' تو بہت جلد انشاء اللہ انکے سارے روگ دور ہو جائیں - جب تک آپکی پیش کردہ دوا کو - جو در حقیقت تیرہ سو برس پہلے ! ک حکیم الہی کا معجزہ اور مجربہ ہے - بسم اللہ کرکے نہ پی جائیں گے ' یہ سودائے جنوں زا ' جس نے انہیں مجنوں محض بنا دیا ہے ' دور نہوگا -

کون کہتا ہے کہ آپکے لہجہ میں تلخی ہے ؟ یہ تو ہمارے کانوں کی خطا ہے کہ حق بات نہیں سن سکتے ' اگر بالفرض ایک گونہ تلخی کو مان بھی لیا جاے ' تو ہم اُسے فصاد کا تیز نشتر کیوں نہ سمجھیں - مریض نادان بے فائدہ گھبراتے ہیں ' جب تک او پریشن کی زحمت نہ اُٹھائیں گے ' پرانے بگڑے ہوئے زخم کیونکر اچھے ہونگے - میں الہلال کو صبح امید کا درخشندہ آفتاب سمجھتا ہوں ' اُسی کی حرارت سے ہمارے تھرتھراتے ہوے دل ' جن پر صدیوں سے غفلت و گمراہی کی برف گر رہی ہے ' قوی و توانا ہو چلے ہیں - اگر بعض شپہر چشم اس آفتاب صبح امید کی روشنی سے چوندھیا کر اپنا سر پھوڑ لیں ' تو بالکل مجبوری ہے - خدائے ذوالجلال آپکی اس محنت کو مشکور فرمائے -

میرے مخدوم ! اگر هماري قوم کا هر خاکروب بهي با لفرض گریجوئٹ هوجائے ' تو بهي همارا وہ مرض دور نهیں هوسکتا ' جسنے همیں تباہ و برباد کردیا ' اور همارے ساري قوتین سلب کرلیں - همیں سگ دنیا بننے کي ضرورت نهیں ' بلکه مسلمان کامل بننے کي حاجت هے ' اور وہ بغیر اتباع کتاب الله و سنت رسول الله ممکن هي نهیں ' چونکه همارا ادبار اب انتها کو پهنچ چکا هے ' کیا عجب که مسلمان خواب غفلت سے بیدار هوکر کروٹ هي نه بدلیں بلکه بسم الله کهکر اٹهه کهڑے هوں -

بسر کرتے هیں اک اُمید پر هم زندگي اپني
خدا وہ دن نه دکهلائے که ٹوٹے آسرا دل کا

میرے اس عریضه کو جسمیں میرے دلي خیالات کا کچهه اظہار هے الهلال میں شائع فرمادیں مجهے الهلال کے پالیسي سے کامل اتفاق هے -

---

جناب محمد منسوب حسن خاں صاحب آنربري مجسٹریٹ شاهجہاں پور

مکرمي ! مجهے جناب سیف کي تحریر کے هر لفظ سے پورا اتفاق هے - الهلال کي پالیسي نهایت مفید پالیسي هے -

---

جناب چودهري تاج الدین صاحب از امرتسر

مجهے اصولاً الهلال کي دعوت سے بالکل اتفاق هے - مسلمانوں کي ترقي کا راز قرآن کریم کے احکام پر چلنے میں هے - چونکه هم لوگوں نے قرآن کریم پر چلنا چهوڑدیا هے ' لهذا سب سے بڑي وجه همارے ادبار و ذلت کي یهي هے - چونکه آپکي دعوت کا اصل اصول کتاب الله و سنت رسول الله کا اتباع کرانا هے - لهذا اس عاجز کو بکلي اتفاق هے - اور یه راے اگر ضرورت هو توشائع کیجا سکتي هے - جو قرآن کریم کي تعلیم هے آور جس پالیسي کي طرف وہ بلاتا هے ' آپکو بے باکانه آسي کي طرف دعوت دیني چاهیے - اسمیں کسي سچے مسلمان کو اعتراض نهیں هو سکتا -

یهاں عام لوگ اس بات کے شاکي هیں ' که تمام اخبار یونیورسٹي کے هي نذر کردیا جاتا هے - حالانکه اب لوگوں کو یونیورسٹي کے نام سے نفرت هوگئي هے ' لوگ تو چاهتے هیں که یونیورسٹي کا ذکر بهي اخبار میں نه هو - اُسکي بجاے آور مفید مضامین کي طرف توجه کیجاوے - لوگوں کو انتظار هے که ترکي کي موجودہ سیاسي حالت پر آپکے مضامین دیکهے جاویں - جنگ طرابلس کے حالات پڑهے جاویں - اور اُن نامور اشخاص کے حالات ' جو بوجه فداے حریت هونے کے شیخ الاحرار کهلانے کے مستحق هیں ' جیسا که آپنے شروع میں وعدہ کیا تها اور جسکے لیے تمام پبلک نهایت بیقرار هے -

---

جناب مولانا عبد العلیم خان صاحب ناظم قاسم المعارف

مجهے افسوس هے که آپ کے جولانگاہ قلم کو اسوقت تک وسعت نهیں ملي - تاهم اسوقت تک جو کچهه بهي لکها گیا ' قابل صد تحسین هے - جو مقاصد و اصول الهلال کے آپ نے اپنے مطبوعه خط میں بالتفصیل ظاهر کیے هیں ' میرے نزدیک نهایت پسندیدہ و اعلے اور سبق آموز هیں - جس اُصول پر الهلال دعوت دینا چاهتا هے ' وہ اصلي حقیقت هے - اوسکي مثال قرن اولي کي صدیوں میں پائي جاتي هے - خدا سے دعا هے که الهلال کے هاتهوں حقیقي اور سچي قران کي تعلیم کي عام دعوت هو ' اور صحیح اور سچي راہ کهول دینے میں وہ هر طرح کامیاب هو -

---

جناب ایم کبیر احمد خان برادرس - از بہار گلهور سٹي (بهار)

الهلال کے نئے پرچه میں آپ نے جمله ناظرین سے راے دریافت فرمائي هے که الهلال کي پالیسي سے اتفاق هے یا نهیں ؟ جواباً میں عرض کرتا هوں که مجهے الهلال کي پالیسي اور لب و لهجه سے کلي اتفاق هے -

الله تعالی آپکو عرصه دراز تک صحیح و سالم رکهے اور تمام آفات ارضي و سماوي سے محفوظ و مامون ' تاکه آپ اس بے نظیر اور اصلي ملکي و قومي خدمت کو بخوبي انجام دیں آمین -

اسمین کوئي شک نهیں که اوسکے مطالعه سے ایک روح تازہ پیدا هوتي هے اور اسلامي حمیت کے ایک نئے جوش کا خون تمام جسم میں دوڑ جاتا هے -

---

جناب مولانا محمد عبد القیوم صاحب عباسي پاني پتي

الله کا هزار هزار شکر هے که هندوستان مین ایک اخبار ایسا نکلنا شروع هوا جسکي دعوت کا اصل اصول مسلمانوں کو انکي زندگي کے هر عمل و عقیدے میں اتباع کتاب الله و سنت رسول الله کي طرف بلانا هے ' میرے خیال ناقص میں یه مضمون نهایت قابل التفات هیں - واقعي مسلمانوں میں قرآني تعلیم اور اتباع سنت رسول الله مفقود هوگئي هے ' جسکي وجه سے ان تکالیف اور مصیبتونکا سامنا کرنا پڑرها هے - اگر تعلیم قراني کي روح پهر هم مسلمانوں میں پیدا هو جائے ' تو هم اپنے اندر هر چیز کامل و اکمل پاسکتے هیں ورنه اسکے بغیر نا ممکن هے - اصل معامله یه هے که سچ همیشه سے تلخ و نا گوار رها هے - اگر الهلال کي باتیں لوگوں کو کڑوي لگتي هیں تو یه اسکي صداقت کي دلیل هے - اس عاجز کے خیال ناقص میں اسکا لهجه بدستور قائم رهے اور کبهي بزدلانه طور سے حق کو نه چهپایا جاے -

---

جناب مولانا عبد الرحیم صاحب از عدالت ججي باندا

الهلال کي دعوت کے اصل اصول " مسلمانوں کو اُنکي زندگي کے هر عمل اور هر عقیدہ میں اتباع کتاب الله و سنت رسول الله (صلی الله علیه و سلم) کي طرف بلانا ' اور اسطرح اُنمیں اُنکي گم شدہ قرآني روح پهر پیدا کرنے " سے مجهکو پورا اتفاق هے -

میں ایک عامي شخص هوں ' جسے علم سے کوئي بهرہ نهیں ' تاهم اصل مذکور کے متعلق اپني متفقانه راے دیتے هوے یه ظاهر کرنا ضروري سمجهتا هوں که یه راے علی وجه البصیرت هے ' اور یه که یه کوئي نیا خیال نهیں ' بلکه ایک دیرینه خیال هے ' جسے اب الهلال نے اپنے ممتاز صبغة الٰهي تصبیغ سے اور گهرا رنگ دیدیا هے -

الهلال کا طریق دعوت و پیرایه بیان بهي نهایت پسند کرتا هوں - اس سے انکار نهیں هوسکتا که موجودہ لیڈران قوم میں سے اکثر خدا و رسول سے بے پروا - قومي درد سے معري - نفس پرستي و خود غرضي میں مبتلا ' اور اس منصب جلیل کیلے جن امور کي ضرورت هے اُن سے بے بهرہ هیں - تاهم عام افراد قوم جو عموماً نور فراست و تمیز حق و باطل سے محروم هونے کي وجه سے بجاے خدا پرستي کے دولت و جاہ پرستي میں گرفتار هیں ' آنکو اپنا قبله آمال و کعبۂ مقصود بنائے هوئے هیں - انهیں انکي ریاکاریوں ' فریب عملیوں ' خود غرضیوں ' اور غداریوں کی مطلقاً خبر نهیں - ان حالات میں نهایت ضروري هے که ان خود ساخته لیڈروں کي تمام ایسے حرکات و سکنات کو پبلک میں لاکر انپر آزادانه تنقید کیجاوے جو قومي معاملات سے تعلق رکهتے هوں یا جنکا اثر کسي بعید ترین واسطه سے بهي قوم پر پڑتا هو - جب تک عام افراد قوم کو افراد طبقه اعلیٰ کي دیني - اخلاقي - ذهني ' اور عملي قواے ارشاد و هدایت کما هي معلوم نه هونگے تب تک [illegible] قبول اور مستوجب رد میں تمیز کرنا انکے لئے نا ممکن [illegible] - هر شخص جو قومي معاملات میں حصه لے رها هو یا آیندہ حصه

لینےکا خواهشمند و امیدوار هو یا بنایا گیا هو' اس امر کا مستوجب هے که اسکے تمام پرائوٹ و ذاتي افعال جو انساني افعال کي تحت میں آتے هیں اور جو انسان کي سیرت کے بنے میں دخل رکھتے هیں "پردۂ خلوت سے باهر لائے جاویں اور انپر آزادانه نکته چیني کیجاوے تاکه پبلک لیڈري کے مناسب سیرت رکھنے والے اشخاص کو صحیح طور پر جان سکے اور نالائق و ناسزا اشخاص کے انتخاب سے محفوظ رہ سکے -

ابتک الهلال میں کوئي بحث ایسي نهیں هوئي جو قومي مفاد سے متعلق نه هو اور نه اسکا لهجه غیر متین و غیر مهذب رها هے - یه ایک نهایت ضروري فرض هے که نا قابل عبادت کمزور هستیوں کي کمزوریاں نهایت بلند آهنگي کے ساتھه منظر عام پر لائي جاویں تاکه انکي معبودیت و مطاعیت کا طلسم توٹے اور خدا کے بندے محض خدا کے عابد و مطیع بنکر صرف بے ریا اور مخلص اشخاص کو اپني رفاقت و اعتماد کے لیے منتخب کرنیکے قابل هوسکیں - میرے خیال میں الهلال اپني موجودہ شان میں ان تمام فوائد کا جامع هے جو حکیم الامة علامه سید جمال الدین الافغاني المصري (رح) نے اپنے خطبه فوائد جریدہ میں جرائد کي طرف منسوب کیے هیں اور وہ بهمه وجوہ مستحق هے که اوسے علامه ممدوح کي زبان میں "سائق الی الفضائل وزاجر عن الرذائل" اور "موجب سعادت امت" کها جاوے - لیکن افسوس هے که استبداد و جاہ پسند طبیعتیں اسکو اسي شرف سے معري کرانا چاهتے هیں - آخر میں پھر عرض کرتا هوں که میں نے الهلال کے تمام نمبر در دوبار استیعاباً پڑھے مجھے اسکا هر خیال - هر راے' اور تیز پیرایه بیان بغایت پسند هے -

اس عریضه کو ختم کرنے سے قبل میں بعض حضرات کے اس پر اصرار ادعا کي نسبت بھي که (انربیل سر هارکورٹ بٹلر کي مراسلة مورخه ۹ اگست سنه ۱۹۱۲ سے پهلے کارکنان مسلم یونیورسٹي کو گورنمنٹ کے ارادہ عدم الحاق کا علم نه تھا) کچھه عرض کرنا چاهتا هوں :-

(۱) مسلم یونیورسٹي کا ڈیپوٹیشن سر هارکورٹ سے شمله میں پهلے مئي سنه ۱۱ میں اور پھر ستمبر سنه ۱۱ میں ملا

(۲) گورنمنٹ هند کي مراسلات انهیں جولائي سنه ۱۱ و اگست سنه ۱۲ میں موصول هوے -

(۳) صاحبزادہ افتاب احمد خانصاحب مسلم گزٹ مورخه ۱۸ ستمبر سنه ۱۲ میں تسلیم فرماتے هیں که قبل از وصول مراسلة ۹ اگست سنه ۱۲ انکو " یه اطلاع تھي که گورنمنٹ الحاق کا اختیار نهیں دینا چاهتي "

(۴) مسلم پونه مورخه ۱۸ - اگست سنه ۱۲ آخري مراسلة کے متعلق عدم الحاق پر بحث کرتا هوا لکھتا هے که " نواب صاحب نے شمله میں سر هارکورٹ کے موجودگي میں کهدیا تھا که ایسي یونیورسٹي کو سلام هے "

(۵) خود نواب صاحب اپنے پهلے اعتراضي مضمون میں جو علیگڈہ گزٹ مورخه ۲۲ مئي سنه ۱۲ میں اور روزانه زمیندار مورخه یکم جون سنه ۱۲ میں شائع هوا' فرماتے هیں " اور اگر کسي معامله میں همارے اور گورنمنٹ کے درمیان اختلاف هے یا آینده هو تو اسپر هم آخر وقت تک پوري طرح گورنمنٹ سے جھگڑ سکتے هیں مثلا ایک افلي ایشن کا مسئله هے - اس میں کها جاتا هے که گورنمنٹ همارے ساتھه متفق نهیں هے جسکے کوئي اطلاع ابھي تک با ضابطه همکو گورنمنٹ کے طرف سے نهیں ملي "

یه آخري دونوں اقتباسات بھي واضح طور ظاهر کرتے هیں که کارکنان یونیورسٹي کے روبرو گورنمنٹ کا یه ارادہ که مطلوبه یونیورسٹي صرف غیر الحاقي اور غیر آزاد شکل میں دي جاویگي بے ضابطه طور پر یعني بموقعه ملاقات شمله واقعه ستمبر سنه ۱۱ ع پیش کردیا گیا تھا ' مگر ساتھه هي اسکي شدت تلخي کو کم کرنے کیلیے محض بطور طفل تسلي صاحب وزیر هند کے آخري فیصله پر یه امر محول کردیا گیا تھا - باوجود ان سب باتوں کے باصرار تمام دعوي کیا جاتا هے که اخفاے واقعات معلومه کا الزام درست نهیں - چه دلاورست دزدے که بکف چراغ دارد - اللهم اهد قومي فانهم لا یعلمون والسلام علیکم وعلے من لدیکم -

---

جناب ظفر الحق صاحب ویٹرینري اسسٹنٹ بادۃ

اس مضمون سے میں بھي بالکل متفق هوں

جناب مولوي سید علي محسن صاحب

(۱) الهلال کا آخري نمبر دیکھکر طبیعت بهت مسرور هوئي. الهلال کے تعلیم کے متعلق جناب نے جو کچھه تحریر فرمایا هے میں. اوسکے ایک ایک لفظ سے متفق هوں - اگر الهلال کي تعلیم. اسي اصول پر جاري رهي تو البته آزادي کا بدر کامل بنکر اپني. تهذیبي روشني کے سایه میں امت مظلوم کي هدایت اور دستگیري کرسکتا هے -

(۲) افسوس اسکا هے که جب آپکا قلم میدان طرابلس پر. اٹھتا هے تو اپنے حدود کي خبر نهیں رهتي اور جب آپ اپنے سرحد. میں زور طبع دکھاتے هیں تو ناموران طرابلس کو بھول بیٹھتے. هیں کوئي ایسي ترکیب هوتي جس سے آپکي توجه دونوں طرف. برابر پڑتي -

(۳) الهلال جسوقت دیکھنا شروع کرتا هوں اوسوقت جسقدر. مسرت هوتي هے اوس سے زیادہ افسوس اوسوقت هوتا هے جبکه فوراً هي اوسکو تمام کر بیٹھتا هوں - یه بھي طبیعت نهیں چاهتي که تھوڑا تھوڑا کرکے ایک هفته میں تمام کروں اور اس سے بھي طبیعت. گھبراتي هے که ایک هي پرچے کو بار بار دیکھوں لهذا جناب کوئي. ایسي ترکیب نکالیں جو تسکین بخش ثابت هو -

(۴) همارے ایک مهربان نے الهلال کے متعلق ایک راے. دي هے جس سے جناب کو مطلع کرتا هوں ممکن هے که جناب پسند فرمائیں وہ یه که الهلال کے هر نمبر میں ترکي مقبوضات کا ایک. مفصل نقشه هونا چاهیے جس سے ناظرین کو واقعات کا علم بهت. آساني سے هوجایا کرے -

(۵) تصاویر بهت صاف نهیں آتي غالباً بلاک بنانے میں. کوئي خرابي رهجاتي هے - امید هے که جناب اپني توجه اسطرف. خصوصاً مناظر کے تصاویر کیطرف جلد مبذول فرمائینگے -

(۶) مسلم یونیورسٹي کے متعلق عام راے حاصل کرنے کیلئے بھي. میرے خیال میں جناب کو ووٹنگ پیپر شائع کرنا چاهیے والسلام -

---

غازي (انور بے) کي رنگین تصویر جن. حضرات کو مطلوب هو وہ طلب فرمائیں' صرف چند کاپیاں باقي رهگئي هیں قیمت في تصویر ۴ - آنه - الهلال کے گذشته ۸ نمبروں کا مجموعه مع تصویر انور بے جسکي اصلي قیمت ۲ روپیه هوتي هے - صرف ۱ - روپیه ۴ آنے میں بطور نمونه کے بھیجا جا سکتا هے -

منیجر